قرآنی مخطوطات کی تاریخ جدید علمی روش کی روشنی میں

مؤلف: آلاء وحید نیا[۱] *

مترجم: مولانا سید اطہر عباس رضوی

خلاصہ

مطالعات تاریخ قرآن میں عینی اسناد و مدارک کے عنوان سے قرآنی خطی نسخوں کی اہمیت کے پیش نظر، بعد ہجرت، ابتدائی صدیوں میں قدیم قرآنوں کی تاریخ اوران کی قدمت کا ثابت ہونا قرآنی محققین کے ہاتھ میں ایک قوی مدرک ومنبع کے عنوان سے قرآن کی تاریخ کے حوالہ سے نظریہ قائم کرنے میں معاون ومددگار ثابت ہو سکتا ہے۔آخر کے برسوں میں قرآن کے قدیم خطی نسخوں کے اوپر کاربن ۱۴ کی آزمائش کی انجام دہی اور اس آزمائش کے نتائج کا اخبارات اور نیوز چینلوں پر اعلان ،قرآنی خطی نسخوں سے متعلق تحقیقات میں ایک نئ تبدیلی کا باعث ہوا ہے۔اس مقالے میں اس بات کی کوشش کی گئ ہے کہ ایک تاریخی اور قدیمی شئی کے تعلق سے روش تعیین قدمت کے اصول وقوانین کی تشریح کی جائے اور کاربن ۱۴ سے استفادہ کرتے ہوئے اس روش کے کمزور اور مضبوط پہلوؤں اور اس دائرہ اختیار کی نشاندہی کی جائے اور اسی طرح بحر المیت مخطوطات نیز قدیم قرآنی مخطوطات بالخصوص نسخہ صنعاء کے اوپر جو آزمائش ہوئی ہے اس کے نتائج کی تحلیل کی جائے اور اس بات کی نشاندہی کی جائے کہ قدیم اشیاء بالخصوص قدیم خطی نسخوں کی عمر کے تعین کے لئے ریڈیو کاربن کی روش سے تعیین تاریخ،ایک قدر تمند روش ہے۔چنانچہ اسی طرح اس کے ذریعے ایک شئی کے قدیم اور اصیل ہونے کے تعلق سے اور ایک یا دو صدی سے اس کے انتساب کے حوالے سے وثوق واطمینان حاصل کیا جاسکتا ہے ؛لیکن قید وشرط کے بغیر اور احتیاط کو بالائے طاق رکھ کر ان نتائج پر تکیہ کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔کیونکہ بعض

۱۔ * قرآنی مطالعات، تحقیق علوم انسانی اور مطالعات تمدن میں استاد معاون، a.vahidnia@ihcs.ac.irتاریخ دریافت: ۱۳۹۷/۰۶/۰۲، تاریخ پذیرش: ۱۳۹۷/۰۸/۰۱۔

نامعلوم اور اضافی تبدیلیاں جن کا ہمیں اس روش کے نتائج کے قطعی نہ ہونے میں علم نہیں ہے، باعث ہوتی ہیں کہ جو نتائج برآمد ہوئے ہیں کتابت نسخہ کے یقینی سن کے انکشاف میں مدد و معاون نہ ہو۔ مثلاً ایک خطی نسخہ کے عثمانی ہونے یا نہ ہونے میں جو کہ پہلی صدی ہجری میں مطالعہ تاریخ قرآن میں کافی اہمیت کا حامل ہے، مددگار نہ ہو۔

۱۔ مقدمہ

آخر کی دہائیوں میں قرآنی مطالعات میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کے نتیجے میں قدیم قرآنی مخطوطات کو روز افزوں اہمیت حاصل ہوئی ہے کیونکہ اسلام کی ابتدائی صدیوں کے باقیماندہ قدیم قرآنی نسخوں کے بارے میں اطلاعات کی فراہمی کے نتیجے میں اسلام کی ابتدائی صدیوں کے مسلمانوں کی کتابوں اور منابع و مآخذ سے روشناس ہونے کے ساتھ ساتھ محققین تاریخ قرآن، عینی اسناد و مدارک سے بھی روشناس اور باخبر ہیں اور یہ اسناد و مدارک اس شعبے میں نظریہ پردازی کو بشدت تقویت پہونچا سکتے ہیں اور قدیم نظریات کی تنقید یا تردید میں وارد عمل ہو سکتے ہیں۔ جو بحث قرآن کے تاریخی مسئلہ اعتبار سے بہت زیادہ مرتبط ہے وہ قرآن کی نہائی اور آخری تاریخ تثبیت کا مسئلہ ہے۔ علماء اسلام نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ تدوین قرآن سے مربوط روایات کو جمع کرکے اس سوال کا جواب دیا جائے کہ قرآن کس زمانے میں جمع کیا گیا اور کس نے جمع کیا ہے۔ مسلمان علماء کی نگاہ میں قرآن کی تدوین یا خود پیغمبرؐ کے عہد رسالت مہد میں ہوئی ہے یا ابو بکر کے دور میں یا پھر عثمان کے دور میں مدوّن کیا گیا ہے، اور بعض اہل تحقیق حضرت علی علیہ السلام کو جامع قرآن کی حیثیت سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کا مشہور ترین نظریہ یہ ہے کہ قرآن کی ابتدائی تدوین عہد ابو بکر میں ہوئی اور اس کی آخری جمع آوری اور اس کی رسمی اور قانونی یکساں سازی عثمان بن عفان کے عہد خلافت میں ہوئی (برائے مثال نک۔ خوئی، ۲۳۷۔ ۲۵۷، ۱۳۷۶ش اور حجتی، ۳۸۵۔۴۶۲، ۱۳۸۷ش) مغرب میں بھی نلدکہ (Theodor Noldeke) کی کتاب تاریخ قران، سرگرم اور سنجیدہ بحثوں کا محور قرار پاتی ہے اور جمع قرآن کے تعلق سے اس نے ایک مستقل فصل مختص کی ہے۔ یہ فصل جو فریڈریس شوالی کے تعاون سے رشتۂ تحریر میں آئی ہے اس میں دور ابو بکر (نولدکہ ۲۳۲۔۲۲۸، ۲۰۱۳ء) میں جمع قرآن سے متعلق روایات کے ضعف کی چھان بین کرنے کے بعد ارمنستان اور آذربائیجان میں مسلمان فوج کے درمیان رونما ہونے والے اختلاف کے نتیجے میں

دور عثمان میں جمع قرآن سے متعلق مشہور روایت پر سیر حاصل بحث ہوتی ہے اور اس گزارش کا "آنا کرو نیسم" یا "زمان پریشی" کے استدلال کے ذریعے تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے اور اسی طرح کوشش کی جاتی ہے کہ ان گزاشات میں تمام جانبدارانہ پہلوؤں کی نشاندہی کی جائے۔ لیکن ایسا لگتا ہے آخر میں بتوسط عثمان جمع قرآن کا نظریہ کچھ ملاحظات کے ساتھ قابل قبول واقع ہوتا ہے۔[نولدکہ ۲۶۳-۲۵۱، ۲۰۱۳ء] ۱ سن عیسوی کی ۷۰ویں دہائی سے غرب کی اکیڈمی میں جب تجدید نظر کا مطالبہ کرنے والوں کے مکتب کی تشکیل ہوئی تو جمع قرآن کی بحث، ایک بار پھر بشدت تنقید ترکا سبب قرار پائی۔ ۲ مغرب میں مسلمانوں کی اطلاعات و معلومات کو شک کی نگاہوں سے دیکھنا اس بات کا باعث ہوا کہ کبھی ایک مساوی اور اتفاقی نتیجہ حاصل نہ ہو۔ متفقہ نتیجہ برآمد ہونا تو دور کی بات ہے، بعض کی رو سے بالکل متفاوت نتائج برآمد ہوئے۔ "جان ونزبرو" جمع قرآن کے حوالے سے اپنا ایک اہم اور منفرد نظریہ رکھتا ہے اور آج اس شکل میں ہمارے درمیان رائج قرآن کو پہلی اور دوسری صدی ہجری کی توسیع یافتہ پیداوار جانتا ہے اور اس کا سبب، روایات جمع قرآن کا نااستوار قلمداد کرنا ہے۔ [جان ونزبرد ۴۷-۴، ۲۰۰۴ء] دوسری طرف "جان برتون" اسی مفروضہ کے تحت یعنی جمع قرآن سے متعلق مسلمانوں کی گزارشات کو نامعتبر سمجھتے ہوئے "ونزبرو" کے بالکل برعکس ایک نتیجہ اخذ کرتا ہے اور معتقد ہے کہ موجودہ قرآنی نسخہ جو آج ہمارے درمیان موجود ہے، وہی ہے جو پیغمبر لائے ہیں اور اپنی امت کے درمیان چھوڑ کر گئے ہیں اور اس نسخہ کا عثمان یا کسی دوسرے سے کوئی ربط اور تعلق نہیں ہے۔ اس کے بقول جو جو روایات اس کے برعکس کوئی دوسرا تصور پیش کرتی ہیں وہ روایات جعلی اور من گھڑت ہیں[۲۴۰-۲۵۵:۱۸۹-۱۰۵، Burton] "ونزبرو" کے علاوہ سب سے پہلا شخص جو زمانہ خلفاء میں جمع قرآن سے متعلق روایات کو بے اعتبار جاننے کی وجہ سے جمع قرآن کو بہت بعد کے ادوار سے مربوط جانتا ہے' [بل کاز انووا] ہے۔ اس کے نظریہ کے مطابق اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دور میں عراق کے حاکم حجاج بن یوسف ثقفی کے بدست قرآن کی تدوین عمل میں آئی۔ (Casanova ,103-142,1924,) اس کے علاوہ بھی بہت سارے محققین ہیں جو متن قرآن کو عہد اموی تک ایک سیال اور قابل تغییر متن کی حیثیت سے جانتے ہیں؛ چنانچہ اس حوالے سے "آلفرد ولچ" (Weleh,VII,405,1998)، "استفن شومیکر"، (Shoemaker,1087-1090, 2012) اور دی پریمر (De Premare , 278-306, 2002,) جیسے محققین کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس بات کا ذکر کردینا بھی ضروری ہے کہ مسلمانوں کی گزارشات کو شک کی نگاہ سے دیکھنا یہ

مغربی اکیڈمی اور اداروں کا کوئی اکلوتا اور اچھوتا نظریہ نہیں ہے۔ بطور مثال ''ہیرالڈ موٹز'' نے شکاکین کی استدلالات پر اعتراضات کی بھرمار کرتے ہوئے جمع قرآن سے متعلق مسلمانوں کی رپورٹس اور اطلاعات کی کافی حد تک تائید کی ہے [اموٹز کی، ۳۴،۲۰۰۱ء] ۳؎

ان تمام نظریہ پردازیوں، کی بنیاد صرف انتزاعی نظریات اور منقولہ گزارشات کی تحلیل پر تکیہ کرتے ہوئے ہے۔ لیکن مطالعات کے میدان میں قرآنی خطی نسخوں کے وارد عمل ہونے سے عینی اسناد و مدارک کی بات سامنے آتی ہے اور یہیں سے قرآن کے قدیم خطی نسخوں کی تاریخ گزاری، تعیین زمان و مکان اور ان کی تحلیل بہت زیادہ اہمیت اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ اگر پہلی صدی ہجری میں قدیم قرآنی مصاحف کے وجود کو ثابت کیا جا سکے تو ایسے قوی شاہد اور ثبوت کی موجودگی میں [پل کازانووا''،' [جان ونزبرو']،ا''لفرڈ ولچ] ،'' اسٹفن شومیکر ''اور'' ڈی پریمر'' جیسے نظریہ پردازوں کا راستہ کہ جن کا محوری نظریہ، زمان و مکان تدوین قرآن کے حوالے سے مسلمانوں سے منقولہ گزارشات کے اعتبار کو مشکوک و کمزور قرار دینا ہے، خود بخود بند ہو جائے گا۔

آج کل دنیا بھر میں قرآن کے خطی نسخے بہت زیادہ تعداد میں کتب خانوں، عجائب گھروں اور دیگر کتابی مجموعوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخوں کو ماہرین خطاطی نے خط شناسانہ [پالی گرافی] روش کے مطابق اور مصحف شناسی روش کی رو سے بہت قدیمی یہاں تک کہ اسلام کی ابتدائی صدیوں سے مربوط اور متعلق جانا ہے۔

لیکن آخر کے برسوں میں قرآن کے قدیم خطی نسخوں پر علوم تجربی پر مبتنی روش کے عنوان سے جو کاربن ۱۴ کی آزمائش ہوئی اور اخبارات اور نیوز چینلوں پر اس آزمائش کا جو نتیجہ اعلان ہوا کہ ان میں سے بعض خطی نسخے بہت زیادہ قدمت تاریخی رکھتے ہیں یہاں تک کہ بعض نسخے تو عصر اسلام سے پہلے کے ہیں، اس نے قرآن کے خطی نسخوں سے مربوط تحقیقات میں ایک نئی راہ اور جہت پیدا کی۔ اس مقالے میں اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ ریڈیو کاربن کے ذریعے کسی قدیم تاریخی شئی کی عمر معلوم کرنے کے اصول کیا ہوں گے؟ اور اسی طرح اس روش کے کمزور اور مضبوط پہلوؤں کی بھی تحقیق کی جائے گی اور یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اس روش کے ذریعے قرآنی نسخوں کی تاریخ گزاری میں اعلان شدہ نتائج پر کس حد تک اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ریڈیو کاربن کے ذریعے کسی قدیم تاریخی شئ کی تعیین عمر کے اصول و ضوابط

امریکائی شیمی فیزیک دان ''ویلارڈ فرانک لیبی'' نے اس بات کا پتہ لگایا کہ ہر جاندار کی موت سے اس کے بدن میں ایزوتوپ کاربن ۱۴ کی دریافت رک جاتی ہے [۴]، بنابراین، موت کے بعد ہر ارگانیک ترکیب اپنے اندر ایک ایٹمی ساعت پیدا کرتی ہے، کیونکہ کاربن ۱۴ کے ناپائیدار ایزوتوپ ، منفی بیٹا[beta-] کی پرتو افگنی اور نورانیت سے دوبارہ نائٹروجن ۱۴ میں تبدیل ہوجاتے ہیں اور چونکہ کاربن ۱۴ کی نصف عمر 5,730+40 برس [۵] ہے (Godwin, 984,1962) اس لئے نصف عمر 5,730+40 سال کے ہمراہ اس ایزوٹوپ کے اضمحلال کے نتیجے میں ،اس کی مقدار کمسے کم تر ہو جاتی ہے۔یہ کسر مقدار تاریخی آثار میں موجودہ ثابت مقدار کے مقابلے میں نشان دہی کرتی ہے کہ ارگانیسم کی موت کی کتنی مدت مدّ نظر رکھی گئ ہے ۔(libby،٦٧١-٦٧٢،١٩٤٦) [٦] بنابراین، ارگانیک کی جائے پیدائش کے ہمراہ کسی قدیم تاریخی شئ کی عمر معین کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہوگی کہ ہمیں ریڈیو کاربن کے ایزوتوپ کی تعداد معلوم ہو۔آج کے دور میں کسی ایک نمونے میں کاربن ۱۴ کے ایزوتوپ کی تعداد اور مقدار کا اندازہ لگانے کے لئے دو ٹیکنیکوں کا استعمال کیا جاتا ہے:

۱۔ریڈیو میٹریک ٹیکنیک (radiometric dating)اس روش میں کاربن ۱۴ کی پاشیدگی سے پیداشدہ ''بیٹا'' ذرات کسی ایک نمونہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔اس روش سے تقریباً دو یا تین دن میں سال کا پتہ چلتا تھا ،لیکن اس میں ارگانیک مواد کے بڑے نمونوں کی ضرورت پڑتی ہے۔چونکہ اس روش سے کسی قدیمی اور تاریخی چیز کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے یہ روش کچھ خاص توجہ کا سبب نہیں بن پائی۔

۲۔طیف سنجی جرمی کی سرعت دہندگی (accelerator mass spectrometry) یا (AMS) سے استفادہ: یہ مشین ریڈیو میٹریک روش کے برخلاف جو کہ صرف پاشیدگی سے پیداشدہ ''بیٹا'' ذرات کو شمار کرتی تھی، کسی تحقیق کی جانے والی چیز کے ایک نمونے میں پائے جانے والے کاربن ۱۴ کے تمام ایزوتوپ کی تشخیص اور گنتی کر سکتی ہے۔تاریخ گزاری کے حوالہ سے ریڈیو میٹرک کا سب سے بڑا امتیاز ،بہت چھوٹے نمونوں سے استفادہ کرنا ہے۔اس ٹیکنیک سے استفادہ کرتے ہوئے ۲۰ ملی گرام یا بعض موارد میں زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ ملی گرام کے ارگانیکی نمونوں کی عمر معلوم کی جاسکتی ہے؛ جبکہ دوسری ٹیکنیکوں میں لکڑی اور کوئلہ جیسے نمونوں کے لئے

کم سے کم ۱۰ گرام اور ہڈی کے لئے ۱۰۰ گرام کی ضرورت پڑتی ہے۔اس ٹیکنیک اور روش کے ذریعے سالیابی یعنی سال کا معلوم کرنا ہر نمونہ کے لئے بہت جلد اور چند گھنٹوں ہی میں ممکن اور میسر ہے؛ لیکن دوسری ٹیکنیکوں کے مقابلے میں یہ ٹیکنیک اور روش بہت زیادہ مہنگی اور قیمتی ہے۔۷

ہر نمونہ میں موجود ایزوتوپ کی مقدار کا اندازہ لگانے کے بعد ایک سادہ فارمولہ سے استفادہ کرتے ہوئے کسی بھی نمونہ کی عمر کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔۸

۱/۲۔لیباٹریل اندازہ گیری میں قطعیت کا نہ ہونا

ہر چند ایک قدیمی اور تاریخی شئی کی عمر معین کرنے کا نظریہ اور آئیڈیا بہت سادہ اور منطقی نظر آتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دقیق نتائج تک پہنچنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔اسی مرحلے میں یعنی مشین کے ذریعے طول عمر کا حساب لگانے میں ہمیں دو طرح کی لیبی خطا ۹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہ غلطیاں ایٹم کی تعداد یا"بیٹا" ذرات کی تعداد کو شمار کرنے میں ہوتی ہیں۔ان میں سے ایک غلطی اور خطا، اتفاقی و تصادفی ہوتی ہے اور دوسری سیسٹمیٹک ہوتی ہے۔لیباٹری، ریڈیو کاربن کی اندازہ گیری کے نتائج کو چند فیصد خطا کا لحاظ کرتے ہوئے اعلان کرتی ہے۔اصولی طور پر لیباٹریل نتائج اس طرح اعلان ہوتے ہیں :لیباٹری کا نام اور نمونہ نمبر:لیباٹری ـ+ لیناٹری میں محاسبہ شدہ کربنی سالBP+ لیباٹری میں خطائے احتمالی۔

مثال کے طور پر: ۳۳+-۱۳۶۳ BP یعنی ۱۹۶۳-۱۹۵۰ مطابق با سن ۵۸۷ عیسوی، ۳۳ سال سے کم یا زیادہ خطا کے فیصد کے ساتھ۔

اصولی طور پر اتفاقی اور تصادفی غلطیاں مبہم ہوتی ہیں اور ایسی غلطیاں اس وقت آشکار ہوتی ہیں جب یکساں شرائط کے تحت ایک کمیت کی پے در پے اندازہ گیری کے نتیجے میں یکساں نتائج برآمد نہ ہوں۔بنابراین، ہمیشہ اور ہر اندازہ گیری میں تردید اور عدم قطعیت کا شگوفہ موجود ہوتا ہے جو اندازہ گیری میں خطا کا سبب ہوتا ہے اور نتیجہ، صرف مقدار واقعی کا تخمینہ ہوتا ہے اور یہ نتیجہ اس وقت کامل ہوتا ہے جب خاص طور پر عدم قطعیت کے بارے میں ایک بیانیہ کے ہمراہ ہو۔اندازہ گیری کی غلطیاں نارمل ۱۰ تقسیم کی پیروی کرتی ہیں اور شمارش کی روش سے استفادہ کرتے ہوئے متوسط مقدار اور ان کے معیار انحراف کو مشخص کیا جاسکتا ہے۔

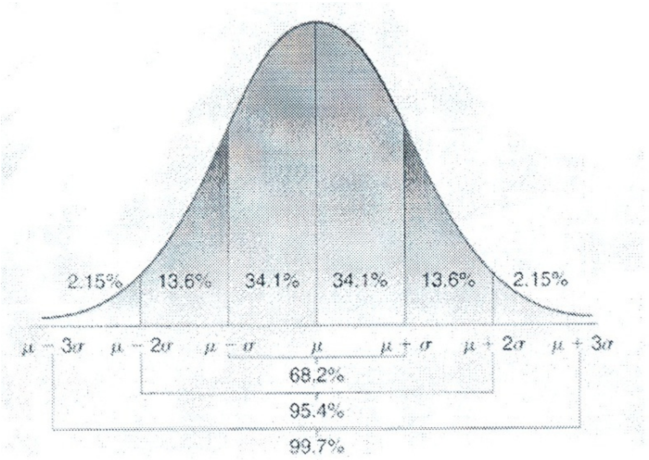

نارمل تقسیمی فنکشن یاگاوسی فنکشن

اس فنکشن کے چارٹ سے پتہ چلتا ہے کہ اندازہ گیری میں ۶۸ فیصدی قرائت شدہ مقادیر، درمیانی حس سے ایک انحرافی معیار کے دائرے ہیں (۱۰)۔۹۵ فیصد مقادیر درمیانی حد سے دو انحرافی معیار کے دائرے میں ہیں۔ (۲۰)/۷ /۹۹فیصد مقادیر درمیانی حد سے تین انحرافی معیار کے حدود میں ہیں۔(۳۰)۔بنابراین، کاربن ۱۴کی آزمائش کے نتائج غالبا ۱۰کی اساس پر یعنی ۶۸ فیصدی احتمال کے ساتھ ؛یا ۲۰کی اساس پر یعنی ۹۵ فیصدی احتمال کے ساتھ اور کبھی ۳۰ کی اساس پر بیان ہوتے ہیں۔البتہ واضح رہے کہ ۲۰اور ۳۰ کی سطح پر احتمالی مدّت زمانی بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔بنابراین، ریڈیو کاربن کی آزمائش کے ذریعے کسی قدیم اور تاریخی شئ کی تعیین عمر سے برآمد نتائج میں ہمیشہ کسی وقفہ کاسامنا کریں گے اور یہ وقفہ اور فاصلہ کبھی اتنا طولانی ہوتا ہے کہ تقریباایک یا دو صدی کی تاریخ بتاتا ہے۔ جیسے سینٹ پیٹرزبرگ ،بخارااور تاشقند میں عثمان سے منسوب قرآن کے ایک ورق پر پر کاربن ۱۴ کی آزمائش سے مربوط نتائج ،سینٹ پیٹرزبرگ میں انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز کی لائبریری میں E20manuscriptشمارہ کے ساتھ ۶۸ فیصدی (سطح ۱۰)احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۷۸۱تا ۷۹۱ ؛ ۸۲۵ تا ۸۴۳؛ ۸۵۹ تا ۹۰۳ ؛۹۱۵ تا ۹۷۷ عیسوی اور ۹۵ فیصدی(سطح ۲۰)احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۷۷۵تا ۹۹۵عیسوی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ (Rezvan-۱۹،۲۰۰۰ الِ) یعنی اس درجۂ احتمال کے ساتھ اس خطی نسخے کے زمان تولید کے لئے تقریبا۲۲۰برس کا وقفہ مدّنظر رکھا جاسکتا ہے یعنی دوصدی سے کچھ زیادہ

۔ورق شمارہ ۸۲۶۴۔ORپر آزمائش کے نتائج کا دوسرا مورد لائیڈن یونیورسٹی ہے جو ۹۵/۴ فیصدی احتمال کے ساتھ اس کی تاریخ کی نشان دہی مابین سالہائے ۶۳۵ تا ۱۱۳، ۷۶۶ برس کی طولانی مدّت زمانی میں کرتا ہے۔اس کا مطلب ہے ایک صدی سے زیادہ غیر یقینی صورتحال ! یا جرمن کی قومی لائبریری میں wetzstein II 1913 نسخہ کے اوپر کاربن ۱۴ کی آزمائش کا نتیجہ تقریباً ۸ /۷۲ فیصد احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۶۶۲ تا ۷۱۴ عیسوی اور 22/6 فیصدی احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۷۴۵ تا ۷۶۵ کی تاریخ معین کرتا ہے (۲۰۱۵، ۲۵ marx & jocham). کاربن ۱۴ کی آزمائش کے نتائج کے مطابق یہ مصحف ۹۵ فیصدی احتمال کے ساتھ ۴۱ سے ۱۴۷ قمری کے درمیان قرار پاتا ہے۔ایک دوسرے نمونہ کی رو سے.برلین میں جرمن کی قومی لائبریری میں موجود ۱۹۱۹ء (Wetzstein II, (Ahlwardt 331 نسخہ کے لئے حاصل شدہ فاصلہ زمانی کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے جو ۴ /۹۵ فیصدی احتمال کے ساتھ ۶۷۰ اور ۷۶۹ عیسوی کے درمیانی برسوں کا ہے [۱۲] یعنی 95% احتمال کے ساتھ یہ قرآن ۴۹ اور ۱۵۱ ہجری قمری کے درمیانی برسوں میں معرض وجود میں آیا ہے۔یہ نتائج زیادہ احتمال کے ساتھ ہمیں ایک صدی یا اس سے زیادہ کا فاصلہ دکھاتے ہیں جو ہمیں کسی معین تاریخ کی رہنمائی نہیں کر سکتے ہیں۔صرف یہ اطمینان حاصل ہو سکتا ہے کہ مثلاً کسی زمانے میں کھال پر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ کتابت پہلی یا دوسری صدی ہجری کی ہے۔

لیکن کچھ دوسرے موارد میں یہ فاصلہ نسبتاً مختصر ہے اور ہمیں ایک قابل قبول مدت زمانی کی نشان دہی کرتا ہے :.برلین میں جرمن کی قومی لائبریری (staatsbibliothek) میں ایک قرآنی خطی نسخہ [۱۳] کے نمونہ پر ریڈیو کاربن کے ذریعے تعین عمر کی آزمائش کا نتیجہ موجود ہے اور یہ اس طرح کے نمونہ کی ایک دوسری مثال ہے اور اس کا شمارہ ms or fol 4313 ہے،اس آزمائش کی رو سے اس ورق کی عمر ۴ / ۹۵ فیصدی احتمال کے ساتھ ۶۰۶ اور ۶۵۲ عیسوی کے مابین تعین کی گئی ہے۔ (marx and locham, 22, 2015)اسی طرح نسخہ ٹوبنجن جس کا شمارہ m a vi 165 ہے اور وہ ٹوبنجن کی لائبریری میں کوفی ویٹزسٹین قرآنی مجموعات کا خط کوفی میں لکھا ہوا ایک قرآنی نسخہ ہے۔اس کی آزمائش سے حاصل شدہ نتیجہ بھی تاریخ کے گنے چنے نتائج میں سے ایک ہے جو ۶۴۹ اور ۶۷۵ عیسوی کے درمیانی برسوں کی نشان دہی کرتا ہے (. marx and jocham 2015 [۱۴] 23) یعنی وفات پیغمبر اسلام کے بعد بیس سے چالیس برس۔دوسرا نمونہ inv no 20. 33.1 صنعاء [۱۵] کا نسخہ ہے

جس کی تاریخ سارلنڈ یونیورسٹی کے تین محققین کارل بینز ااولیگ، گیرڈ روڈیگر پوائن اور جینیز کا سپر فن بتمر، نے تاریخ ہنر اور پالیو گرافیک تحقیات کو بروئے کار لاتے ہوئے پہلی صدی ہجری کی آخری دہائیوں میں ۱۰ے اور ۱۵ے کے درمیانی برسوں میں (۹۱اور ۹۶ ہجری کے درمیان) معین کی ہے۔وہ اعلان کرتے ہیں کہ اس نسخہ پر جو کاربن ۱۴کی آزمائش انجام پائی ہے اس آزمائش کے نتائج کی رو سے اس کی تاریخ ۶۵۷اور ۵۹۰ عیسوی کے درمیانی برسوں کی نکلتی ہے۔(BOTHMER, OHLIG AND PUIN, 45, 1999) وہ اس آزمائش کے نتائج کی کوئی دقیق اطلاع نہیں دیتے ہیں۔مثلا یہ معلوم اور مشخص نہیں ہے کہ یہ نتائج کتنے فیصد احتمالی ہیں۔لیکن اس آزمائش میں جو بہت مختصر سا فاصلہ زمانی پایا جاتا ہے وہ تقریبا ۳۳ برس ہے، کچھ عجیب لگتا ہے۔

۲/۲۔آزمائش شدہ نمونہ کی سطح سے آلودگیوں کو دھونا اور زائل کرنا

ریڈیو کاربن کی روش سے تاریخ گزاری میں ایک دوسرا اہم نکتہ اس آلودگی اور گرد کو پاک کرنا ہے جو مرور زمانہ سے نمونہ کے اوپر بیٹھ گئی ہے اور آزمائش اور ٹیسٹ کے نتائج پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ موضوع شیمی فیزیک کے شعبے میں خود بخود ایک مفصل اور طولانی بحث ہے اور امید کی جاتی ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ اس حوالے سے مفصل تر تحقیقات سامنے آئیں گی مثلًا پاکسازی نمونہ کی کون سی روش بہتر نتائج پیش کر سکتی ہے اس سلسلہ میں بہت سارے آراء و نظریات پیش کئے گئے ہیں۔اوران تحقیقات کی تکمیل سے ریڈیو کاربن کی آزمائش کے نتائج میں بھی بہتری آسکتی ہے۔خاص طور پر ماس اسپیکٹومیٹری ایکسلریٹر کے ذریعے ماس ڈیٹنگ میں اس بات کے پیش نظر کہ آزمائش شدہ نمونہ بہت چھوٹا اور مختصر ہے،ان آلودگیوں کو کنٹرول کرنا بہت مشکل کام ہے جو ممکن ہے نمونہ پر بیٹھ گئی ہوں۔اس وجہ سے ضروری ہے کہ ان آلودگیوں کو ختم اور زائل کرنے کے لئے بہت شدید تدابیر اختیار کی جائیں۔چنانچہ اس حوالے سے تحقیق شدہ قدیمی اشیاء سے آلودگیوں کو زائل کرنے کے عام طور پر[۱۶] اور جانور کی کھال پر سے آلودگی کو برطرف کرنے کے لئے خاص طور پر[۱۷] بہت ساری تحقیقات انجام پائی ہیں۔

۲/۳۔calibration۔انشانکن۔ڈیٹاز

ریڈیو کاربن کی روش سے جو تاریخیں نکلتی ہیں وہ ریڈیو کاربن سال پر مشتمل ہوتی ہیں جنھیں کلنڈر سال میں تبدیل کرنے کیلئے انشانکن یا وابستگی[۱۸] کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ کاربن آسوٹوپ ۱۴کاربن ۱۲ کی بہ نسبت

جو ریڈیو کاربن کی عمر کے محاسبہ میں ایک اساسی عنصر ہے، پوری تاریخ میں یکساں نسبت سے محروم ہے۔ بذریعہ کاربن، تعین عمر کے آزمائشی نتائج کے زیادہ سے زیادہ دقیق تر ہونے کی خاطر انشانکن یا وابستگی نمودار (چارٹ) کی ضرورت ہے۔ بذریعہ ریڈیو کاربن تعین عمر کا یہ نقشہ کچھ ان نمونوں سے حاصل ہوتا ہے جن کی عمر بطور دقیق معین و مشخص ہے۔ معمولا نتائج کا اندازہ لگانے اور نتائج کو معلوم۔ Caliber۔ کرنے کی مطمئن ترین روش درختوں کے حلقوں کی علامات سے استفادہ کرنا ہے۔ اسی بنیاد پر اولین منحنی کالیبر اسیون ۱۹۶۷عیسوی میں بذریعہ ہانس سوس[Hans Suess] منتشر ہوئی ،(۱۹۵۵،۲۰۔ ۱۶۔Bowman)۔ لیکن ۱۹۸۹عیسوی سے اس فکر اور نظریہ کے تحت کہ کاربن ایزوتوپس میں رونما ہونے والی تبدیلیاں تمام اطراف واکناف عالم میں اور تمام ادوار تاریخ میں یکساں نہیں ہیں، متعدد منحنی کالیبر اسیون متفاوت اور علیحدہ شمارشی روشوں اور طریقہ ہائے کار کے ساتھ منتشر ہوئی جس کی یہ کوشش رہی کہ ہر بار سابقہ نمو داروں میں بہتری آئے۔ اہم انشانکن ڈایا گرام کی سب سے اہم سیریز IWG گروہ(Intcal Working Group) سے تعلق رکھتی ہے جس نے ۹۸ عیسوی میں پہلا انشانکن ڈایا گرام Intcal98 کے نام سے منتشر کیا اور اس کے بعد ۲۰۰۴عیسوی میں Intcal04 [۱۹] کے نام سے اور ۲۰۰۹ عیسوی میں [۲۰] Intcal09 کے نام سے اور آخری بار ۲۰۱۳ عیسوی میں [۲۱] Intcal13 کے نام سے اپ ڈیٹ ہوا۔

ریڈیو کاربن ثبت کے اعداد وشمار کا تجزیہ کرنے کے لئے چند کمپیوٹری پروگرام بھی بشمول calibETH [۲۲] پروگرام ،انشانکن چارٹ کی بنیاد پر ترتیب دئے گئے ہیں ۔ایک اور وسیع تر پیمانے پر استعمال ہونے والا پروگرام OXCAL [۲۲] پروگرام ہے جو سب سے پہلے ۱۹۹۴ عیسوی میں متعارف کرایا گیا [۲۳] تھا البتہ کچھ برس بعد اس کے اندر کچھ تبدیلیاں بھی کی گئیں۔ [۲۴]

استعمال شدہ انشانکن ڈایا گرام کو تبدیل کرنے سے نتائج بھی کسی حد تک تبدیل ہوجاتے ہیں۔ مثال کے طور پر کوفی قرآن کا ایک ورق جو ایک شخصی مجموعہ میں محفوظ تھا، اس حوالے سے یاسین ڈاٹن کا ایک مقالہ شائع ہوا ۔اس مقالہ میں اس ورق کے ریڈیو کاربن کا سن BP ۱۳۶۳ ±۳۳- تعیین ہوا ہے۔ اس مقالہ میں اس ڈیٹا کو intcal98 انشانکن ڈایا گرام کے ساتھ کیلیبریٹ کیا گیا ہے اور نتائج کا اعلان اس طرح کیا گیا ہے: مورد نظر ورق کی کھال ۶۸/۲ فیصد احتمال کے ساتھ ۶۴۷ اور ۶۸۵ عیسوی کے درمیانی سالوں سے تعلق رکھتی ہے، یعنی

۲۶ سے ٦٦ ہجری کے درمیانی برسوں سے تعلق رکھتی ہے۔ سطح [۲۰] کے نتائج بھی ۹۵/۴ فیصد احتمال کے ساتھ نسخہ خطی کی عمر کو ٦١٠ اور ۷۲۰ عیسوی کے درمیانی برسوں کے مابین دکھاتے تھے (یعنی ۱۲ برس ہجرت سے پہلے اور ۱۵۳ برس ہجرت کے بعد) لیکن اس احتمال کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی احتمالی اور ممکنہ اوقات جو ایک دوسرے سے اورلیپ ہوتے ہیں اور میل بھی نہیں کھاتے ہیں۔ پہلا حصہ ۹۰/۵ فیصد احتمال کے ساتھ ٦١٠ اور ۷۲۰ عیسوی کے درمیانی سالوں پر محیط ہے ۔(۱۲ برس قبل ہجرت تا ۱۰۲ ہجری) اور دوسرا حصہ ۹/۴ فیصد احتمال کے ساتھ ۷۴۰ اور ۷۷۰ عیسوی کے درمیانی سالوں پر محیط ہے (۱۲۲ تا ۱۵۳ ہجری (Dutton, 63.64, 2007)ان کا ماننا ہے کہ میں نے بھی دوسری بار ٹیسٹ کے نتائج کو انٹکل ۱۳ انشاکن چارٹ کے ساتھ کیلیبریٹ کیا اور نتائج اس طرح تبدیل ہوگئے :۵/۹۵ فیصد احتمال کے ساتھ ٦٠٨ اور ٦٩٥ عیسوی کے درمیانی سال (۸۷ برس) اور دو دوسری مدت زمانی کا بھی احتمال پایا جاتا ہے۔ایک ۲/۱ فیصد احتمال کے ساتھ ۷۰۱ اور ۷۱۰ کے درمیانی سال اور دوسرا ۳/۸۱ فیصد احتمال کے ساتھ ۷۴٦ اور ۷٦۴ عیسوی کے درمیانی سال۔ہر چند یہ دونوں نتیجے ایک دوسرے سے نزدیک ہیں لیکن فاصلہ زمانی اور احتمال کے فیصد میں کسی حد تک تبدیلی ضرور ہے۔

۳۔ بحرالمیت کے مخطوطات کی عمر کا تعین کرنے میں کاربن ۱۴ کی روش کے مطابق سال کے استخراج میں دقت نظر

ریڈیو کاربن ڈیٹنگ میں اہم سوال یہ ہے کہ یہ آزمائش اور تجربہ کتنا دقیق اور قابل اعتماد ہے؟اور کیا ان موارد سے استفادہ کرتے ہوئے جن کی تاریخیں دوسرے طریقوں سے مشخص ہیں ،نتائج کی صحت پر اطمینان کیا جاسکتا ہے؟قرآن کے خطی نسخوں سے پہلے ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵٦ء کے درمیان کشف شدہ بحر المیت کے چودہ سکرول [طومار] پر ریڈیو کاربن ڈیٹنگ کی گئی۔اور اس کاربن ڈیٹنگ میں AMS ماس اسپیکٹومیٹر کا استعمال کیا گیا ۔قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ ان چودہ سکرول اور طوماروں میں سے چار سکرول اور طومار تاریخ دار تھے یعنی ان پر تاریخ پڑی ہوئی تھی اور بقیہ کے لئے آثار قدیمہ اور خطاطی کی ٹیکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے ایک تاریخی دور لحاظ کیا گیا تھا۔ نتیجہ آزمائش میں اعلان ہوا کہ ایک مورد کو چھوڑ کر اکثر موارد میں ریڈیو کاربن کا استعمال کرتے ہوئے معلوم کی گئی تاریخ ان تاریخوں کے ساتھ تقریبا اورلیپ اور میل کھاتی ہے۔ لیکن اس آزمائش کے نتیجے کا دقت

نظر کے ساتھ مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ جو ریڈیو کاربن کی آزمائش کے نتائج اور پہلے کی تاریخوں میں مطابقت کا دعوی کیا گیا ہے وہ بالکل بھی دقیق اور قابل اعتماد نہیں لگتا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ ماہرین آثار قدیمہ نے ان خطی نسخوں کے لئے جو تاریخ معین کی ہے اس میں اور ریڈیو کاربن ڈیٹنگ کے ذریعے حاصل کئے نتائج میں بنیادی طور پر ایک طویل فاصلہ اور وقفہ ہے۔ پھر بھی یہ دونوں وقفۂ زمانی، بہت سے معاملات اور موارد میں بالآخر ایک دوسرے سے میل کھاتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ اس کے باوجود یہی طویل وقفۂ زمانی بھی کبھی ایک دسرے سے میل کھاتا نظر نہیں آتا۔ مثال کے طور پر TESTAMENT OF QAHAT کے خطی نسخے میں کھال کے چار نمونوں پر کاربن ۱۴ ٹیست کا نتیجہ ۶۶ فیصد کے احتمال کے ساتھ ۳۰۹ اور ۲۳۵ قبل مسیح کے درمیانی سال کی اور ۳۴ فیصد کے احتمال کے ساتھ ۳۸۰ اور ۳۵۳ قبل مسیح کے درمیانی سال کی نشان دہی کرتا ہے۔ درحالیکہ پالو گرافک ڈیٹنگ نے خطی نسخہ کی کتابت کی تاریخ ۱۰۰ اور ۷۵ قبل مسیح کے درمیان معین کی ہے۔ (۱۹۹۲، ۸۴۵۔۔۔BONANI AND) بنابراین، ریڈیو کاربن اور پالو گرافک ڈیٹنگ دونوں میں بالکل بھی مطابقت نہیں پائی جاتی۔

لیکن چار خطی نسخے جن میں تاریخ لکھی ہوئی ہے، ان خطی نسخوں میں ہمیں کسی وقفۂ زمانی کا سامنا نہیں ہے۔ بلکہ ایک دقیق تاریخ سے سروکار ہے اور کاربن ۱۴ کے مقابلے میں پالو گرافک ڈیٹنگ میں اشتباہ کا احتمال بھی منتفی ہے۔ ان چار تاریخ دار خطی نسخوں کی بدولت کاربن ۱۴ کی دقت آزمائش کو اور زیادہ جانچا اور پرکھا جاسکتا ہے۔ wadi Daliyeh پاپیروس [ورق]۲۵ پر کاربن ۱۴ کی آزمائش مورخہ ۳۵۱۔۳۵۲ قبل مسیح، دو مدت زمانی کی نشان دہی کرتی ہے، ایک مدت زمانی ۵۵ فیصد احتمال کے ساتھ ۴۰۵ سے ۳۵۴ قبل مسیح تک اور دوسری مدت زمانی ۴۵ فیصد احتمال کے ساتھ ۳۰۶ سے ۲۳۸ قبل مسیح تک۔ باوجودیکہ خطی نسخہ کی دقیق تاریخ مدت زمانی ۴۰۵ تا ۳۵۴ قبل مسیح سے نزدیک ہے لیکن پھر بھی اس مدت زمانی میں داخل نہیں ہے۔ اس آزمائش شدہ مجموعے کا دوسرا تاریخ دار ورق Wadi Seyal ہے جو ۱۳۰ یا ۱۳۱ عیسوی سے تعلق رکھتا ہے، درحالیکہ ریڈیو کاربن کی آزمائش میں حاصل شدہ مدت زمانی ۲۸ تا ۱۲۲ عیسوی برسوں کی تاریخ کی نشان دہی کرتی ہے جو ایک بار پھر کاربن ۱۴ کی مجوزہ مدت زمانی کے اندر قرار نہیں پاتی (۱۹۹۲، ۸۴۵۔۔۔Bonani &) لیکن شایان ذکر ہے کہ ہر دو مورد میں ریڈیو کاربن ٹیسٹ کے ذریعے حاصل شدہ تاریخ خود مخطوط کی تاریخ

سے پہلے ہے جو یقیناً اس مفروضہ کے تحت کہ پوست (کھال) کی بناوٹ کی تاریخ، قطعی طور پر تاریخ کتابت سے قدیم تر ہے، قابل توجیہ ہو سکتی ہے۔

ایک دوسری تحقیق میں ۱۸ طومار (سکرول) اور بحر المیت کے علاقے وادی قمران اور نحل ہور کے غار نمبر ۱، ۲ اور ۴ کے سوتی کپڑے کے دو ٹکڑوں پر کاربن ۱۴ کی آزمائش ہوئی جن میں سے تین اوراق [پیپرس] تاریخ دار تھے لہٰذا ان کی تاریخ کتابت معین و مشخص تھی۔ تین تاریخ دار نمونوں میں سے ایک نمونہ میں مخطوط Dss 52 Kefar Bebayou کی تاریخ ۱۳۵ عیسوی کے بعد ہے درحالیکہ کاربن ۱۴ ٹیسٹ کے نتائج نے اس کی عمر سطح (۲۰) میں ۱۴۴ اور ۳۰۷ کے درمیانی سال یعنی مخطوط کی تاریخ کتابت سے کم سے کم ۱۱ سال بعد اور سطح (۱۰) میں ۲۳۱ اور ۳۳۲ عیسوی برسوں کے مابین تعین کی ہے (Jull&.... 11 .19, 1995) یعنی مخطوط کی واقعی تاریخ کسی بھی احتمالی مدت زمانی میں یہاں تک کہ طولانی تر مدت (۲۰) میں کاربن ۱۴ ٹیسٹ کے معیار پر پورا نہیں اترتی ہے۔ کاربن ۱۴ ٹیسٹ سے حاصل شدہ تاریخ کا مخطوط کی واقعی تاریخ سے متاخر ہونا قابل توجیہ نہیں ہے۔ البتہ بحر المیت کے مخطوطات پر ریڈیو کاربن ٹیسٹ کے نتائج میں روغنی آلودگی کی دخالت کے احتمال پر کچھ تحقیقات ہوئی ہیں جو اس ٹیسٹ کے نتائج کی صحت و دقت میں شک و تردید پیدا کرتی ہیں۔ ۲۶

۴۔ قرآنی مخطوطات کی قدمت [دیرینگی] کا تعین

حالیہ برسوں میں بعض قرآنی خطی نسخوں پر ریڈیو کاربن ڈیٹنگ کے تجربات کئے گئے ہیں۔ ان تجربات کے نتائج کے اعلان کے ساتھ کہ غالباً بہت پرانے زمانے کی نشان دہی ہوئی تھی، آزمائش شدہ نسخہ خاص اہمیت اختیار کر چکا تھا۔ قرآن کے قدیم مخطوطات میں جو کچھ ہم نے بحر المیت کے مخطوتات میں مشاہدہ کیا، اس کی بہ نسبت مسئلہ تھوڑا متفاوت ہے۔ قدیم قرآنی مخطوطات میں درحقیقت تاریخ دار خطی نسخہ کا ملنا بہت مشکل ہے۔ قدیمی ترین تاریخ دار مخطوطاتِ قرآنی تیسری صدی ہجری کے اواخر کے مابعد سے تعلق رکھتے ہیں۔ قدیم قرآنی نسخے جو خود تاریخ دار نہیں ہیں ان کی ڈیٹنگ پہلے درجے میں پالوگرافک آلات یا خط شناسانہ آلات کی مدد سے صورت پذیر ہوتی ہے اور ایسا لگتا ہے یہ روش عربی رسم الخط میں ابھی درجہ کمال کو نہیں پہونچی ہے۔ قرآنی خطی نسخے اتنے زیادہ اور متنوع ہیں کہ ان کی خط شناسانہ طبقہ بندی بہت دشوار نظر آتی ہے، اسلامی سرزمین کا وسیع و عریض جغرافیہ اور کتابت مصحف کا کچھ اشخاص یا مخصوص طبقہ سے مخصوص نہ ہونا اور یہاں

تک کہ کتابت مصحف میں کسی خاص روش سے استفادہ نہ کرنا، ان سب باتوں نے ان خطی نسخوں کی ڈیٹنگ کو بے حد دشوار بنادیا ہے۔

عربی خطی نسخوں کی شناخت، طبقہ بندی اور مختلف اسالیب کی ڈیٹنگ کے حوالے سے یورپ میں ۱۸ویں صدی عیسوی کے اواخر سے جو کوششیں ہوئی ہیں، وہ کوششیں اصولی طور پر کسی خاص لائبریری میں محدود کتابی مجموعوں کے مطالعہ پر مشتمل تھیں جن میں سے کوپن ہیگن ۲۷ کی رائل لائبریری میں موجود قرآنی نسخوں پر کرسٹین ایڈلر کی کاوش، فرانس کی قومی لائبریری ۲۸ میں موجود مجموعہ مخطوطات پر میکلہ آماری کی کاوش، شیکاگو یونیورسٹی ۲۹ کی انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز میں موجود قرآنی مجموعے پر نابیا ایبٹ کی کاوش، ناصر خلیلی کے مجموعے میں موجود قدیم قرآنی مخطوطات پر فرانسوا ڈروچ کی کاوش کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ فرانس کی قومی لائبریری ۳۰ میں موجود قرآنی قطعات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ البتہ مذکورہ نمونوں کے علاوہ عربی رسم الخط کی پیدائش، دگرگونی اور عربی رسم الخط کے مختلف اسالیب کے حوالے سے متعدد آثار ما قبل اسلام سے عربی خوشنویسی کی ہنری تشکیل تک رشتہ تحریر میں آچکے ہیں۔ ۳۱

خطی روش کے علاوہ کتابت و املاء کے قواعد بھی مخطوط تاریخ گزاری کے ایک اوزار کی حیثیت سے پہچانے گئے ہیں۔ ناقص رسم الخط اور اس کی کامل رسم الخط کی طرف ارتقائی پیش قدمی، ہر چند کہ اس سیر و حرکت نے ہمیشہ ایک سیدھی راہ طے نہیں کی ہے اور کبھی اس نے مدّ وجزر کا بھی تجربہ کیا ہے، عربی رسم الخط کی یہ ارتقائی ترقی مخطوط کی قدمت و دیرینگی اور حدود زمانی کی تعیین میں مدد و معاون اور مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

مصحف شناسی یا کوڈیکولوجی (codicology) بھی ارتقاء مصحف کے علم کے عنوان سے اسلامی مخطوطات کے شعبے میں قرآنی مصاحف کی ڈیٹنگ میں ایک اہم چیز ہے۔ جن چیزوں پر متن لکھا گیا ہے اور اسی طرح مخطوط کے فیزیکی مشخصات اور جسمی خصوصیات جیسے ورق کی جنس، اس کے ابعاد، سطر بندی و صفحہ آرائی، فارموں کی شکل اور اوراق کی دستہ بندی وغیرہ خود اپنے ہمراہ مخطوط کی تاریخ کی نشانیاں رکھتے ہیں۔ ۳۲

ایک مخطوط کا مطالعہ اس میں بروئے کار لائے گئے فن کے لحاظ سے اور اسلامی ہنر اور قدیم آرٹ کی تاریخ سے دستیاب ڈیٹا، قدیم قرآنی نسخوں کی ڈیٹنگ کا ایک اور اہم ذریعہ ہے۔ ایک نسخہ میں موجود تذہیب [سونے کا کام]

اور اس کا دوسرے ہم عصر مصاحف سے موازنہ خواہ اس سے متقدم ہو یا متأخر ،اور اس تذہیب میں بروئے کار لائے گئے ہنری اور فنی نمونوں کا اسلامی ہنر کے باقیات سے (جو اموی اور عباسی ادوار کی دین ہیں اور آج ہمارے درمیان موجود ہیں) تقابلی مطالعہ ،قرآنی نسخوں پر تحقیق کرنے والوں کے لئے خطی قرآنی نسخوں کی ڈیٹنگ کے لئے ایک مناسب اشارہ ہے۔اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ تاریخ دار ہنری آثار کی مناسب مقدار آج بھی موجود ہے ،چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ٹائلوں ، پتھروں ، کتبوں اور اسلامی و خلافت کے حدود میں اسلام کی ابتدائی صدیوں سے مربوط سکوں کے اوپر موجود،آثار وعلامات کی آج کے دور میں بھی کوئی کمی نہیں ہے۔اسلامی ہنر کی تاریخ کا مطالعہ ،قرآنی نسخوں کی قدمت کے تعین میں ایک مناسب وسیلہ ہو سکتا ہے لیکن ہمیشہ یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی چاہئے کہ بہت سارے قرآنی مصحف برسوں بعد مذہب (سنہرے) ہوئے ہیں۔اس وجہ سے تاریخِ تذہیب اور تاریخ کتابتِ متنِ قرآن کا یکساں ہونا ضروری نہیں ہے۔

تاہم ان روشوں میں سے کوئی ایک بھی روش خواہ تنہا، خواہ ایک دوسرے کے تعاون سے بالکل بھی دقیق نہیں ہے کہ ہماری قدیم قرآنی نسخوں کی طرف کسی قابل قبول مدت زمانی کی طرف رہنمائی کرسکے۔چنانچہ یہی وجہ ہے کہ فہرستوں میں مصاحف کی تاریخ گزاری اور ڈیٹنگ وسیع و طویل مدت زمانی کی صورت یا پھر شک وتردید کے ساتھ انجام پائی ہے۔دو صدی (مثلاً تیسری اور چوتھی صدی ہجری) سے نصف صدی (تیسری صدی کے نصف دوم) تک بہت سارے موارد میں ایسی مختصر مدت زمانی چند برس کی حد میں بیان ہوئی ہے یہاں تک کہ قرآنی مخطوطات کی ڈیٹنگ میں ماہرین کے درمیان بہت سارے اختلافات نظر آتے ہیں۔

بنابراین، بحر المیت کے مخطوطات کے حوالے سے جو روایتی ڈیٹنگ مخطوطات کے لئے پہلے انجام پائی ہے، اس میں دقت نظر کی کمی نظر آتی ہے اور اصولی طور پر فہرست اور کیٹلاگ میں درج شدہ تاریخ، طولانی مدت زمانی کی حامل ہے جو تخمینی و تقریبی ہے۔خاص طور پر بحر المیت کے مخطوطات میں اس بات کے پیش نظر کہ قابل توجہ مخطوطات، تاریخ دار ہیں یا پالو گرافک ڈیٹنگ کے حامل ہیں، جو نسبتا دقیق تر ہے۔(مثلاً ۱۲۵ سے ۱۰۰ قبل مسیح تک کی مدت زمانی ،۱ سے ۳۰ قبل مسیح تک)اس بات کی تحقیق کا امکان کہ ریڈیو کاربن ۱۴ کی آزمائش کے نتائج کسی حد تک پالیو گرافک ڈیٹنگ سے ہم آہنگی اور مطابقت رکھتے ہیں، کچھ زیادہ ہے۔لیکن اس دقت کے

ساتھ ایسے موازنہ اور تقابلی مطالعہ کا امکان بہت قدیم قرآنی مخطوطات کے لئے نہیں ہے۔ ہر چند تاریخ دار قرآنی نسخوں کے لئے ایسا موازنہ اور تقابلی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل جدول بعض ان قرآنی مخطوطات کی فہرست کی نشان دہی کرتا ہے جن پر ریڈیو کاربن ۱۴ کی آزمائش کی گئی ہے اور پھر ریڈیو کاربن کی روش کو بروئے کار لاتے ہوئے ڈیٹنگ کے حوالے سے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں، ان کا روایتی تاریخ گزاری اور ڈیٹنگ سے موازنہ کیا گیا ہے:

مخطوط کا نام	مخطوط کی نوعیت ۳۳	روایتی تاریخ	کاربن ۱۴ کی تاریخ
مخطوط UL.OR 14 ۵۴۵ لیڈن یونیورسٹی ۳۹	B I a	نویانوسڈا نے اس مخطوط کو پہلی صدی ہجری سے متعلق جانا ہے۔ (NOSEDA,19-28,2000)	۶۵۲ تا ۶۶۳ء عیسوی ۳۸
پیپرس شمارہ ۸۲۶۴ OR لیڈن یونیورسٹی (۴۱)		نویانوسڈا نے اس پیپرس کو تیسری صدی ہجری سے متعلق جانا ہے NOSEDA, (317, 2004,)	۶۵۳ تا ۶۶۶ء عیسوی (۴۰)
وٹسٹائن کے مخطوطات II ۱۹۱۳	BIa		۸/۲۷ بز احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۶۶۲ تا ۷۱۴ میلادی اور ۲۲/۶ فیصد احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۶۴۵ تا ۶۶۵ء عیسوی (MARX &jocham,25, (۴۲) 2015)
ورژن Wetzstein ii 1919 (۴۴) (Ahlwardt331)	کوفی		۹۵/۴ احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۶۷۰ تا ۶۶۹ء عیسوی (۴۳)

ورژن Ms.Or.Fol.4313 جرمنی(۴۵)	حجازی	مورٹز نے اسے تیسری صدی سے متعلق جانا ہے (MORITZ,1905,PLATE 44,NO.16.) لیکن نویانوسڈا نے برلن میں موجود اوراق کی تحقیق کی بناپر اور گرومان (GROHMANN, 222,1958) میں اوراق قاہرہ کی تحقیق کی بناء پر ایک مقالہ میں اس کو پہلی صدی سے متعلق جانا ہے	۴/ ۹۵ احتمال کے ساتھ مابین سالہاے۶۰۶ تا ۶۵۲ عیسوی (MARX& JOCHAM,2015,22)
ٹبنگن ورژن نمبر M a VI 165	B I a	اس نسخہ کی ڈیٹینگ پہلے ۸ویں یادوسری صدی ہجری میں ہوئی تھی۔ (FEDELI, 99, 2010)	۶۴۹تا ۶۷۵ عیسوی (MARX & Jocham, 2015,23)
ایک شخصی کتابی مجموعہ میں کوفی قرآن کاایک اقتباس	Cia		۵/ ۹۵فیصد احتمال کے ساتھ مابین سالہاے ۶۰۸تا ۶۹۵ عیسوی (۸۷سال) اور دو دوسری مدت زمانی بھی محتمل ہے ایک ۲/ افیصد احتمال کے ساتھ بین سالہاے ۷۰۱تا ۷۱۰ عیسوی اور دوسری ۳۸ فیصد احتمال کے ساتھ بین سالہاے ۶۴۶ تا ۶۷۴ عیسوی نیز(۴۶)
ManuscriptE20 سینٹ پیٹرزبرگ،		افیم رضوان نے اس کی ڈیٹنگ ۸ویں صدی عیسوی کے ربع آخر میں کی ہے۔	۹۵فیصد سطح (q۲) احتمال کے ساتھ بین سالہاے

کاتالان، تاشقند، بخارا میں عثمان سے منسوب مصحف		(REZVAN,26,1998) فرانسوا دروش نے اس کو دوسری یا آٹھویں صدی ہجری سے متعلق جانا ہے (DEROCHE,VOL7,70, ,1999) لیکن ایلین جارج نے کاربن ۱۴ کی آزمایش کے نتائج کو ناکار آمد جانتے ہوئے اس مخطوط کی تذہیب اور روش خط کے پیش نظر ساتویں صدی عیسوی کے اواخر اور آٹھویں صدی کے اوائل میں اس کی تاریخ تجویز کی ہے (GEORGE,88,2009)	۷۷۵ تا ۹۹۵ عیسوی (۴۷)
مصحف دار المخطوطات صنعاء DAM01 25.1 (۴۹)	حجازی	پہلے اس قرآن کی ڈیٹنگ پہلی صدی ہجری میں ہوئی تھی (MASAHIF -SAN'a ' 60 & ,61. 1985)	مابین سالہائے ۵۴۳ تا ۶۴۳ عیسوی (۴۸(RIBIN،۶۵،۲۰۱۵)
مصحف دار المخطوطات صنعاء DAM01 29.1	حجازی	پہلی صدی ہجری میں ڈیٹنگ ہوئی ہے (MASAHIF SAN 'A',58,1985)	ورق نمبر ۸ مابین سالہائے ۴۳۹ تا ۶۰۶ عیسوی۔ ورق نمبر ۱۳ مابین سالہائے ۶۰۳ تا ۶۶۲ (۱۰۱۵،۶۵، (Robin)
بیر منگام ورژن (۵۱)	حجازی	منگانا کلکسیون کے عربی اسلامی نسخوں میں سے اس مخطوط کی اس سے پہلے گوتشالک کیٹلاگ میں دوسری اور تیسری صدی ہجری میں ڈیٹنگ ہوئی تھی (GOTTSCHALK,2,1948)	۹۵ / ۴ ٪ احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۵۶۸ تا ۶۴۵ عیسوی (یعنی ۵۴ سال ما قبل ہجرت سے ۲۳ سال مابعد ہجرت تک) (۵۰)

ورژن صنعاء INV.NO.20-33.1	C.IA	پہلی صدی ہجری کی اخری دہائیوں میں مابین سال ہائے ۷۱۰ تا ۷۱۵ عیسوی (بین سال ہائے ۹۱ تا ۹۶ ہجری) ڈیٹنگ ہوئی ہے۔ (BOTHMER,OHLIG & PUIN,45, 1999)	۶۵۷ تا ۶۹۰ عیسوی (BOTHMER,OHLIG& PUIN,45,1999)

مذکورہ بالا جدول میں دقت کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ قرآنی مخطوطات کی روایتی تاریخ گزاری غالباً ایک طولانی مدت زمانی میں قرار پاتی ہے اور کبھی نوبت یہاں تک پہونچتی ہے کہ ایک مخطوط کی تاریخ گزاری اور ڈیٹنگ میں مختلف افراد کے آراء و نظریات بالکل ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ دوسری طرف جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا ہے، مخطوط کی تاریخ کے آغاز کے تعلق سے ریڈیو کاربن کی ڈیٹنگ بھی غالبا طویل مدت زمانی کو ہی تجویز کرتی ہے ۔لیکن اس کے باوجود بھی یہی طولانی مدتِ زمانی ایک دوسرے سے اورلیپ نہیں ہوتی ہے یعنی دونوں میں مطابقت نظر نہیں آتی اور اس بات کو نسخۂ پیر منگام میں بخوبی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

۱/۴۔تاریخ دار قرآن

یہاں تک جتنے قرآن شمار کیئے گئے ان میں سے کوئی ایک بھی تاریخ دار نہیں تھا، لیکن اس کے بعد کے قرآن جو درج شدہ تاریخ کے حامل ہیں ان پر بھی کاربن ۱۴ کی آزمائش ہوئی ہے جن کی ذیل میں نشان دہی کی جاتی ہے:

۱۔فضل کا قرآن (۵۲)اس میں یہ عبارت "وكتبت فضل بخطها في محرم سنة خمس وتسعين ومأتين"اس کی باقیماندہ مجلدات کی ابتداء میں جو تاریخ مرقوم ہے،وہ سال ۲۹۵ ہجری یا ۹۰۷ عیسوی کی نشان دہی کرتی ہے۔(George,76, 2015)

لیکن اس مصحف کی کھال کے ورق پر آزمائش کاربن ۱۴ کے نتائج نے جولیون کی لیباٹری میں انجام پائی ہے، ورق پوستی کی عمر (BP 1250+30) تعین کی ہے (Deroche,41,2014). آکسل پروگرام کے ساتھ اس ڈیٹا کا انشانکن اور انشانکن چارٹ IntCAL13 /۱ ۸۶ فیصد احتمال کے ساتھ ورق پوستی کی مابین سالہائے ۶۴ء۷ تا ۸۹۴

عیسوی تاریخ گزاری کرتا ہےاوراس طرح سے نسخہ میں مکتوب تاریخ (۹۰۷ عیسوی) وراس تاریخ میں ۱۴۳ سے ۱۳سال کافرق نکلتا ہے (یعنی تاریخ نسخہ سے پہلے کی تاریخ ہے) اس کے علاوہ دو دوسری محتمل مدت زمانی مندرجہ ذیل ہیں: ایک ۸۵ فیصد احتمال کے ساتھ ۷۰۱ سے ۷۴۵ عیسوی تک اور ۵ % احتمال کے ساتھ ۹۳۲ سے ۹۳۷ عیسوی تک اور ۳ % احتمال کے ساتھ ۶۹۵ سے ۷۰۰ تک

۲۔ مصحف حاضنہ، اس نسخہ میں مکتوب تاریخ سن ۴۱۰ ہجری/۱۰۲۰ عیسوی ہے (۵۳) ۔لیباٹری نے بھی کھال کے سن کی تعین (BP1130±30) کی ہے۔

(Deroche,40,2014) کیلیبر نتائج، انشانکن اور انشانکن چارٹ احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۸۶۱تا ۹۸۸ ہے۔ لیکن دو دوسرے احتمال بھی ہیں، ایک احتمال ۳/۲ فیصد احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۷۷۷ تا۷۹۱ عیسوی اور دوسرا احتمال ۵/۶ فیصدی احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۸۰۵تا ۸۴۲ عیسوی۔ایک بار پھر تاریخِ وقفِ نسخہ، ان میں سے کسی ایک سے بھی ہم آہنگ نہیں ہے ۔لیکن دونوں مورد میں تاریخِ تولیدِ ورقِ پوستی، تاریخِ وقف کے تعلق سے قابل توجیہ ہے۔

۴/۲۔ مصحف صنعاء (پولیمرسٹ DAM 01-27/1)

مندرجہ بالا شمار کئے گئے موارد کے علاوہ ایک اہم ترین نسخہ جواب تک ریڈیو کاربن کی آزمائش کے مرحلے سے گزر چکا ہے مشہور مصحف صنعاء یا وہی پالیمست (۵۴)\ DAM 01- 27/1 ہے۔اس کے مختلف نمونوں کی دنیا بھر کی مختلف لیباٹریوں میں تعیین عمر ہو چکی ہے اور یہ امر کاربن ۱۴آزمائش کے نتیجے کو سمجھنے میں بھی کہ کتنا اور کس قدر معتبر ہے، معاون و مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔قرآن صنعاء گنجینۂ مصاحف صنعاء میں ایک نو یافتہ پولی مستی (۵۵) ہے جس کی نچلی اور بالائی تہیں قرآنی اور حجازی رسم الخط میں ہیں۔(۵۶)اس مصحف کے ۳۶ اوراق تحت شمارہDAM 01.27.1 دارالمخطوطات صنعاء میں محفوظ ہیں اور اسی مصحف کے دوسرے ۴۰ اوراق کی مسجد جامع صنعاء کی مشرقی لائبریری میں حفاظت کی جاتی ہے (۵۷) ۔یہ اوراق اس پالیمست کے چار اوراق کے علاوہ ہیں جن کی لندن میں نیلامی ہوئی ہے۔یعنی کرسٹیز (Christies) ۲۰۰۸ء، اسٹینفورڈ (Stanford) ۲۰۰۷ء، ڈیوڈ (David) ۸۶/ ۲۰۰۳ اور بونہمس (Bonhams) ۲۰۰۰ء بھی اسی مصحف سے تعلق

رکھتے ہیں اور تمام ۸۰ اوراق مل کر مصحف صنعاء کہلاتے ہیں۔ مصحف صنعاء سے موسوم ایک نسخہ میں متن اوّلی یا پاک شدہ متن زیرینی پر متن دوم کو لکھنے کے لئے اسی پوستی ورق کا استعمال کیا گیا ہے۔اس پولیمسست کی اہمیت متن کی نچلی تہہ کی وجہ سے ہے۔اور یہ بالائی متن کے برخلاف ہے جو اسٹینڈرڈ عثمانی مصحف کے متن کے مطابق ہے۔ متن زیرینی تنہا ایک مخطوط ہے جو آج کے غیر عثمانی متن سے ملتا جلتا ہے۔(۵۸)اس بات کا یقین کہ حجازی رسم الخط پہلی صدی ہجری سے تعلق رکھتا ہے اس بات پر موقوف ہے کہ متن زیرینی بھی جو قطعی طور پر قدیم تر ہے،بہت قدیم متن ہو اور ممکن ہے عثمانی سے پہلے کا ہو۔ مصحف صنعاء کے ایک ورق یعنی ورق اسٹینفورڈ ۲۰۰۷ء پر ریڈیو کاربن کی آزمائش آریزونا یونیورسٹی میں انجام پائی(۵۹) اور اس کے نتائج بہنام صادقی اور برگمن کے ذریعے منتشر ہوئے۔

سطح۔۱۰ میں باحتمال ۶۸ فیصد، ورق ۶۱۴ اور ۶۵۶ کے درمیانی سالوں سے تعلق رکھتا ہے اور سطح۔ 20 میں باحتمال ۹۵ فیصد ۵۷۸ اور ۶۶۰ عیسوی کے درمیانی سالوں سے تعلق رکھتا ہے۔ (Bergmann&Sadeghi, (352-354,2010

حال فی الحال اسی ورق (اسٹینفورڈ ۲۰۰۷ء) کی آزمائش آکسفورڈ یونیورسٹی کی آزمائش گاہ میں ہوئی اور نتائج نے ۹۵/۴ احتمال کے ساتھ ورق کی عمر کی نشان دہی ۵۶۴ اور ۶۵۵ عیسوی کے درمیانی سالوں میں کی ہے۔ (۶۰) یہ نتیجہ کسی حد تک آریزونا یونیورسٹی کے نتیجہ سے میل کھاتا ہے۔لیکن اس پالیمسست کے تین دوسرے اوراق کے نمونوں کی آزمائش فرانس کے لیون(۶۱) شہر کی لیباٹری میں ہوئی جس کے نتائج، سطح ۲۰ میں،۹۵% احتمال کے ساتھ کچھ اس طرح تھے: ورق نمبر ۲ مابین سالہائے ۵۴۳تا ۶۴۳عیسوی ،ورق نمبر ۱۱، مابین سالہائے ۴۳۳تا ۵۹۹ عیسوی ،ورق نمبر ۱۳ مابین سالہائے ۳۸۸ تا ۵۳۵عیسوی ۔ (Robin.65,2015) ملاحظہ کیا جاسکتا ہے کہ حاصل شدہ نتائج نہ صرف یہ کہ سٹینفورڈ ۲۰۰۷ء کے ورق کی حاصل شدہ تاریخ سے میل نہیں کھاتے ہیں بلکہ زیادہ تر ظہور اسلام سے پہلے اور بعد کے زمانہ سے میل کھاتے ہیں۔ورق نمبر ۱۳ سے مربوط بہت قدیم تاریخ جو اس کی عمر کو ہجرت سے قبل تقریباً ۲۴۱برس سے لیکر ۸۹برس تک دکھاتی ہے باعث ہوئی کہ پھر اسی ورق نمبر ۱۳ کے تین دوسرے نمونے دنیا کے مختلف گوشوں میں تین آزمائشگاہوں میں بھیجے جائیں اور پھر سے نتائج کی تحقیق ہو۔اس بار نتائج کچھ اس طرح برآمد ہوئے:

ورق نمبر ۱۳آکسفورڈ لیباٹری میں :BP ۲۳. + ۱۴۲۳ :مابین سالہائے ۶۵۸-۵۹۵AD

ورق نمبر ۱۳ازوریخ لیباٹری میں :BP۳۳. + ۱۴۳۷ :مابین سالہائے ۶۵۷-۵۶۶ AD

ورق نمبر ۱۳کیل جرمن لیباٹری میں :۱۵۱۵+-۲۵ :BP ۵۳۰. ۶۱۱ (۷۵/۴%)اور ۴۳۰-۴۹۳ (۲۰/۰ فیصد) (Robin،۶۵،۲۰۱۵)

آریزونا،آکسفورڈ اور زوریخ آزمائشگاہوں (لیباٹریز) کے نتائج سٹینفورڈ اوراق اور ورق نمبر ۱۳ کے حوالے سے بہت زیادہ قابل توجہ ہیں۔ لیکن کیل لیباٹری سے مربوط نتائج لیون لیباٹری کی طرح ایک بہت قدیم اور اسلام سے پہلے کی تاریخ کی نشان دہی کرتے ہیں۔یہاں پر یہ احتمال درپیش ہے کہ لیون اور کیل لیباٹری نے تعیین عمر کے کام کو بخوبی انجام نہیں دیا۔

بہنام صادقی اور محسن گودرزی نے ان تصاویر کا مطالعہ کرکے جنہیں فرابنفش نے دار المخطوطات کے ایک نسخہ-۰۱ DAM ۱ ۲۷ سے کھینچا تھا (۶۲)، نچلی تہہ کے متن کی بازنویسی کرتے ہوئے اس کے اختلافات کا عثمانی متن سے موازنہ کیا اور پھر مصاحف صحابہ کے باب میں مسلمانوں کی گزارشات سے بھی اس کا موازنہ کیا اور یہ نتیجہ نکالا کہ متن زیرین مصحف صنعاء، عثمان کے طرز متن سے جدا اور علیحدہ ایک متن ہے جس کو ”صحابی ا“ کا طرز متن کہتے تھے اور معتقد ہیں کہ ”صحابی ا“ کی پیدائش کی بازگشت لازمی طور پر تقریبا ۶۵۰ عیسوی سے پہلے کی طرف ہونی چاہئے۔(۶۳) ہر چند انھوں نے اس امر پر تاکید کی ہے کہ اس متن کی روایت کی تاریخ پیدائش جس سے متن زیرین تعلق رکھتا ہے، خود نوشتہ تاریخ زیرین سے جدا ایک مسئلہ ہے۔اس معنی میں کہ مصحف صنعاء، صحابی ا کے طرز متن کی تاریخ پیدائش سے کچھ بعد کا ہو سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی تاکید کرتے ہیں کہ نوشتہ زیرین پالیوگرافک (خط شناسانہ) اور تاریخ ہنر کی دلیلوں کی رو سے تقریبا قطعی طور پر پہلی صدی ہجری بمطابق ساتویں صدی عیسوی سے تعلق رکھتا ہے اور احتمالی طور پر اس صدی کے نصف اوّل سے تعلق رکھتا ہے اور کاربن ۱۴ کی آزمائش بھی جو کہ مخطوطات کی تعیین عمر میں ایک دقیق تر روش ہے،اس بات کی تاکید بھی کرتی ہے۔ کیونکہ سٹینفورڈ ۲۰۰۷ء کے ورق پر جو آزمائش انجام پائی تھی وہ آزمائش پوستی (چربی) ورق کی عمر کو اور اسی بنیاد پر متن زیرین کو ۹۹فیصد احتمال کے ساتھ ۶۷۱ عیسوی کے پہلے کے دور سے اور ۹۹ /۵ فیصد احتمال کے

ساتھ ۶۶۱ ما قبل مسیح اور ۷۵ فیصد احتمال کے ساتھ ۶۴۶ قبل مسیح سے منسوب کرتی ہے (& Goudarzi Sadeghi. 8,2012) اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی نظر میں آزمائش کاربن ۱۴ کی بالائی حد اتنی دقیق ہے کہ اطمینان کیا جاسکتا ہے کہ ورق کا تعلق باحتمال قوی پہلی صدی ہجری کے نصف اوّل سے ہے البتہ زیرینی حد زمانی جو جانچ میں نظر آئی ہے اس کو نظر انداز کیا ہے۔ایسا لگتا ہے یہ نظریہ بہت سارے اشکالات واعتراضات سے روبرو ہے اوّل یہ کہ اس مخطوط کے عثمانی سے پہلے ثابت ہونے کے لئے اس کی تاریخ کا مابین سالہائے ۶۲۰ تا ۶۵۶ ہجری ہونا ضروری ہے۔ہر چند لیباٹری کے نتائج تایئد کرتے ہیں کہ مخطوط ۶۷۰ ہجری کے بعد کا نہیں ہے لیکن احتمالی برسوں کا بہت زیادہ طولانی وقفہ اسلام سے پہلے کے برسوں سے مربوط ہے۔اس بات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے کہ تاریخ آزمائشگاہ (لیباٹری) اس جانور کے قتل کے سال کی، جس کی کھال کو پوستی ورق کی تولید کیلئے استعمال کیا گیا ہے، نشان دہی کرتی ہے اور یہ کہ ہمیں صحیح طور نہیں معلوم کہ تولید پوست اور کتابت قرآن کے درمیان کتنا فاصلہ زمانی ہے، مخطوط کی دقیق عمر کے حوالے سے قضاوت کرنا ناممکن ہے۔کیونکہ اس بات کا احتمال پایا جاتا ہے کہ آزمائشگاہ کی مجوزہ مدت زمانی کا ہر سال، جانور کے قتل کا سال ہو سکتا ہے۔مثلاً وہی ۶۷۰ ہجری کا سال اس ورق کے اوپر کتابت ہونے تک ایک اور نامعلوم تغیر پذیر شئی کھال کی حفاظت کا وقت ہے اور ایسی صورت میں بھی عمر مخطوط کی تخمین کا کام اور سخت ہو جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ورق کی تاریخ کے حوالے سے کوئی اطمینان بخش قضاوت نہیں کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ، دوسرے ماہرین اور محققین کی طرف سے بھی اس مخطوط کے عثمانی سے پہلے ہونے کی رد میں دلیلیں پیش کی گئیں ہیں۔ان دلائل میں سے ایک دلیل میں اس تعلق سے ”آلبافڈلی“ کے نظریہ کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے۔اس نے اس پالیمسست کے عثمانی سے پہلے جاننے کو متن کی غیر رسمی قرائت کی بنیاد پر مردود اور نادرست جانا ہے۔کیونکہ غیر رسمی ریڈنگز چوتھی صدی تک اور ابن مجاہد کے زمانے تک رواج میں رہی ہے اور ابن مجاہد نے صرف متن پر مبتنی قرائتوں کو جو نسبتاً ثابت اور شکل و نقطہ کے بغیر ہوں قبول کیا ہے اور رسمیت بخشی ہے۔(Fedeli,305 & 315,2007) فرانسوا دروچ بھی اس مصحف کے عثمانی سے پہلے ہونے کا موافق نہیں ہے اور آزمائش کاربن ۱۴ کے نتائج کو قبول کرنے میں بہت محتاط ہے۔اس کی نظر میں مصحف صنعاء پہلی صدی کے نصف دوم کے درمیان لکھا گیا اور دوسری صدی کے وسط کے بعد سے پاک ہو گیا

ہے۔ کیونکہ اس کا ماننا ہے کہ بالائی تہہ کی بعض خصوصیات دوسری صدی کے نسخوں سے سازگاری رکھتی ہیں۔ (٦٤) اس کے علاوہ اس کا ماننا ہے کہ نوع خط، بالائی تہہ میں ہر چند مکرر خط حجازی پڑھا گیا لیکن اس کے بعض حروف کی شکل اس تقسیم بندی کے گروہ C سے مربوط ہے جو اس نے خود کی ہے۔اس کی نظر میں چند کامل رسم الخط کی قدیم تر متن کی تہہ میں موجودگی اگرچہ زمانہ متأخر میں متن کی تاریخ گزاری کے اثبات کیلئے ناکافی ہے لیکن اس بات کی غمازی اور حکایت ضرور ہوتی ہے کہ یہ متن اس وقت لکھا گیا جب املاء قرآنی کے قواعد کے ارتقائی دور کا آغاز ہو چکا تھا۔اس مخطوط میں سوروں کے عناوین کی موجودگی اور سوروں کے درمیان تزئینی آلات کا وجود بھی پہلی صدی کے اواخر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔اس کا ماننا ہے کہ اگر متن زیرینی میں علائم اعراب کے وجود کے حوالے سے صادقی اور برگمین کی تحقیق صحیح ہو تو یہ امر مصحف اصلی کے متأخر ہونے پر ایک دوسری دلیل بن سکتا ہے۔(Deroche, 54,2014) بناء براین، یہاں تک مصحف صنعاء کے متن زیرینی کے حوالے سے دو مختلف نظریات سامنے آچکے ہیں:

ا۔ ایک وہ نظریہ جو زیرینی متن کو عثمان سے پہلے کا متن جانتا ہے اور اس مصحف کو ابن مسعود اور ابی ابن کعب جیسے صحابہ کے دوسرے مصاحف کی طرح ایک مصحف قلمداد کرتا ہے اور معتقد ہے کہ کاربن ۱۴ کی آزمائشوں کے نتیجے میں حاصل شدہ بہت قدیم تاریخ کے پیش نظر، خود مخطوط بھی عثمان سے پہلے کے دور سے تعلق رکھتا ہے۔

۲۔ دوسرا وہ نظریہ جو مصحف صنعاء ا ، کو بنیادی طور پر ان متون میں سے جانتا ہے جو حاصل شدہ معلومات وقرائن کی رو سے تیسری یا چوتھی صدی ہجری تک ،رسمی متن کے بالمقابل متداول اور رائج تھے اور اموی دور میں کاملاً محو نہیں ہوئے تھے۔ بنابراین، یہ مخطوط لازمی طور پر عثمان سے پہلے کے دور سے تعلق رکھتا ہے۔

اس تعلق سے مذکورہ باتوں کے علاوہ کچھ دوسرے موارد بھی ہیں جو متن کو کچھ اور بعد کا ظاہر کرتے ہیں۔

یہ نسخہ ۱۰۰ویں آیت کی نشان دہی کرنے کے لئے آیت کے آخر میں ایک مخصوص علامت پر مشتمل ہے۔(Goudarzi & Sadeghi, 43, 2014 footnote)، ایسا لگتا ہے کہ ۱۰۰ویں آیت کی علامت، قرآن کے ابتدائی نسخوں سے مربوط نہیں ہو سکتی ہے۔

ایک دوسرے نمونے میں نچلی سطح میں بھی ابتدا یا وسط میں تھوڑا اوپر ''ھا'' سے مشابہ ایک جدا کرنے والی علامت دکھائی دیتی ہے۔ صادقی اور گودرزی کے احتمال کی رو سے کاتب ابتداء میں آیت کے آخر میں علامت گزاری کرنا بھول گیا تھا اور ''ھو'' لکھ دیا تھا لیکن اس کے بعد ''ھو'' کو مٹا کر اختتام آیت کی علامت کا اضافہ کر دیا ہے۔ لیکن بلافاصلہ اپنے اس نظریہ سے روگردانی کرتے ہوئے اضافہ کرتے ہیں کہ یہ امر بالکل بھی محتمل نہیں ہے, کیونکہ اختتامِ آیت کی علامت گزاری کے لئے نقطہ سے پہلے کافی گنجائش تھی یا پھر یہ علامت ممکن ہے تیسویں آیت کی نشان دہی کے لئے ایک خاص علامت اور نشانی کے طور پر رکھی گئی ہو اور اگر یہ سب کچھ بھی نہیں ہے تو ممکن ہے محض ایک دھبہ ہو۔

ایسا لگتا ہے کہ حرف ''ھا'' سے مربوط یہ علامت عدد ۵ کی نشان دہی کے لئے ہو کیونکہ مسابقہ قرآنوں میں تخمیس آیات کے لئے یہ علامت متداول اور رائج تھی۔ چنانچہ اگر ایسا ہے تو یہ چیز بھی نسخہ کے متأخر ہونے کا ثبوت اور گواہ ہو سکتی ہے۔ ہر چند یہ بات معلوم ہے کہ ان موارد میں سے ایک مورد بھی اکیلے مخطوط کی تاریخ گزاری کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس نسخہ کے تعلق سے ایک دوسرا اہم مسئلہ اس میں موجود بکثرت غلطیاں ہیں۔ عربی قواعد کی رو سے فاحش غلطیاں اس بات کی حکایت کرتی ہیں کہ کاتب نے نہ اصول کتابت کی رعایت کی ہے اور نہ قرآنی متن پر دھیان دیا ہے یا اس تعلق سے اس کی معلومات کا دامن بہت تنگ تھا۔ جیسے فعل جمع کے ساتھ ضمیر مفرد کا استعمال (Goudarzi & Sedeghi,56,2012,Footnite)؛ الف لام تعریف کی جگہ ''نا'' کا استعمال۔

(Goudarzi&Sadeghi,2012,61,Footnote)؛ بیجا حروف کی شمولیت (Goudarzi&Sadighi, 64&942012, Footnote)؛ کم یا زیادہ شوشے رکھنا (Goudarzi&Sadeghi, 68 &105,2012Footnote252&485)؛ کسی ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ لکھنا (Goudarzi & Sadeghi,70 & 92, 2012,Footnote271 & 419)؛ کسی ایک حرف کو بھول جانا (GOUDARZO&Sadeghi,71Footnote275,2012)؛ غلطی سے ایک کلمہ بڑھا دینا (341 ,2012 Goudarzi&Sadeghi,77,Footnote)، (۶۵) مؤنث کی جگہ ضمیر مذکر کا استعمال (Goudarzi & Sadeghi,92, 2012,Footnote417؛ (۶۶) حروف کا آگے پیچھے لکھنا (Goudarzi & Sadeghi,96, ,2012Footnote449)؛ (۶۷)

بناء برایں، ایسا لگتا ہے کہ یہ مصحف کاتب کی کارفرمائی کا نتیجہ ہے جس کے ذہن میں اضطراب متن کی روایت تھی اور کاتب کتابت کے اصول اور رموز سے بھی ناواقف تھا۔ اور یہی امر باعث ہوا کہ اس نے املائی غلطیوں سے مملو متن کی کتابت کی [خواہ متن دستوری ہو یا پھر قرآنی] اور بے شمار غلطیوں سے پر مصحف کی ایجاد کی۔ اسی لئے اس

طرح کے مصحف کے بارے میں محو کر دئے جانے کا حکم ہے۔ بعض کا ماننا ہے کہ پائینی سطح [تہہ] کا پاک کرنا اور پوست کے اوپر متن جدید کی کتابت عین ممکن ہے زیرینی متن کے اتمام کے بعد انجام پائی ہو کیونکہ بالائی اور پائینی سطح دونوں کا حجازی روش کتابت سے نزدیک ہونا اور دونوں تہوں میں سطروں کی تعداد کا ثابت نہ ہونا (جیساکہ مصحف حجازی میں یہ بات معمول اور رائج تھی) بھی اس بات کی روشن دلیل ہے کہ دونوں سطحیں اور تہیں زمانی اعتبار سے ایک دوسرے سے نزدیک ہیں۔

(Puin,Elisabeth. 233 & 234, 2010)

۵۔ نتیجہ گیری

ریڈیو کاربن کی آزمائش سے پہلے موجود محدودیتوں اور ملاحظات کے علاوہ جیسے سطح نمونہ سے آلودگیوں کو پاک و صاف کرنا، ایزوتوپ کی مقدار معلوم کرنے کی روش، اور کرہ زمین میں طبیعی حوادث کے نتیجے میں دنیا بھر میں ایزوتوپ میں ہونے والے تغیرات یہ ساری چیزیں باعث بنی کہ آزمائشات کے نتائج میں بھی کبھی کچھ کمی رہ جائے اور کماحقہ نہ ہوسکے۔

قابل ذکر ہے کہ ان تمام آزمائشات و تجربات میں سے ہر ایک آزمائش و تجربہ میں مختلف لیباٹریز میں آزمائش کی تکرار، متفاوت روش کے ساتھ لیباٹری کے شرائط کا کنٹرول اور مختلف کالیبر اسیوں کے چارٹ سے استفادہ یا پھر لیباٹری کے ڈیٹا کی تحلیل اور اسے کیلیبر کرنے کی خاطر مختلف کمپیوٹری پروگرام، یہ ساری چیزیں آزمائش کے نتائج کو تبدیل کر سکتی ہیں۔ ریڈیو کاربن کی روش سے کسی قدیم اور تاریخی شئی کی عمر معین کرنے کے لئے انجام شدہ اندازہ گیریوں میں کسی بھی دوسری اندازہ گیری کی طرح عدم قطعیت موجود ہے اور اس کا کوئی علاج بھی نہیں ہے اس لئے مجبوراً اسی کو ہمیں تسلیم کرنا ہے۔ اسی عدم قطعیت کی وجہ سے ایک قدیم مخطوط کی عمر کو بطور دقیق یہاں تک کہ کبھی مختصر مدت زمانی میں بھی معین نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اس روش کے ذریعے مخطوطات کی قدمت کے تعین میں ایک اور کمزور پہلو یہ ہے کہ احتمال کا فیصد بڑھنے اور اوپر جانے سے طولانی مدت زمانی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور دوسری طرف احتمال کا فیصد کم ہونے سے مدت زمانی میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔ یہ اس معنی میں ہے کہ ایک متغیر کی کمیت میں دقت کی افزائش، دوسرے متغیر کی کمیت میں

دقت کی کمی کے مترادف ہے۔بہت زیادہ قدیمی خطی نسخوں کی تعین عمر میں چونکہ ان نسخوں کی موجودگی کا حتمی اور دقیق سال مطالعات تاریخ قرآن میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے اس لئے ایسی طولانی مدت زمانی ناکارآمد ہے۔دوسری طرف وہ نتائج جو چند مختلف مدت زمانی میں قرار پاتے ہیں اور اس کی روشن مثال قرآن فضل، مصحف حاضنہ ،اور لائیڈن کا قرآن ہے، یہ بات بالکل صاف ہے کہ یہ نتائج بالکل بھی معاون و مددگار نہیں ہیں کیونکہ بہت کم احتمالات بھی ناممکن نہیں ہیں۔

اس نکتہ کو مدّ نظر رکھتے ہوئے کہ جانور کے قتل اور اس کی کھال کے اوپر کتابت کے درمیان جو زمانی فاصلہ ہے وہ نامعلوم متغیرات میں سے ہے، کسی بھی قیمت پر ایک قرآنی مخطوط کی دقیق عمر نہیں معلوم کی جاسکتی ہے ۔مثلا یقین کے ساتھ ایک قرآن کو عثمان سے پہلے کا یا عثمان کے دور کا جانیں، محض اس وجہ سے کہ کاربن ۱۴ کی آزمائش ایک مخطوط کی عمر کو دوسرے مخطوط سے چند برس قدیم تر دکھارہی ہے، نسخوں کی تقدیم و تاخیر کو معین نہیں کرسکتی ہے۔چنانچہ دیکھ چکے ہیں نتائجِ آزمائش کہ ایک مصحف کے مختلف اوراق کی زمانی مدتوں کو بدقت یکساں طور پر تاریخ گزاری نہیں کرسکتے ہیں۔چنانچہ دار المخطوطات صنعاء کے مصحف DAMO1.29.1 میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے کہ اسی مصحف کے دو مختلف اوراق پر ریڈیو کاربن سے حاصل شدہ نتائج ایک دوسرے سے بہت کم مطابقت رکھتے ہیں۔ایک ورق کی تاریخ، اسلام سے دو صدی پہلے کی ہے اور دوسرے ورق کی تاریخ ،سال اوّل ہجری سے تقریبا بیس برس پہلے کی یا سن ہجری کے ۴۰ برس بعد کی ہے جو بہت عجیب لگتا ہے۔دیکھنے میں تو یہ بھی آیا ہے کہ خاص طور پر ایک ورق کے اوپر مختلف آزمائشات کے نتائج بھی علیحدہ سامنے آئے ہیں۔چانچہ چار مختلف آزمائشگاہوں میں ایک ورق پر چار مختلف آزمائش کے نتائج یعنی مصحف صنعاء کے ورق نمبر ۱۳ کی چار مختلف آزمائشوں کے نتائج بھی جدا اور علیحدہ برآمد ہوئے ہیں اور کیل اور لون لیباٹری کے نتائج دو دوسری لیباٹریز آکسفورڈ اور زوریخ کے نتائج سے جدا اور بالکل علیحدہ ہیں یہاں تک کہ ایک دوسرے سے نزدیک نتائج بھی مکمل طور پر ایک دوسرے سے میل نہیں کھاتے ہیں۔

بنابراین، کاربن ۱۴ کی آزمائش زیادہ سے زیادہ جو کام ہمارے لئے کرسکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں اطمینان عطا کر سکتی ہے کہ نسخہ واقعی قدیمی اور احتمالاً ابتدائی صدیوں کا ہے، لیکن اس بات کی تعیین کہ یہ نسخہ کس سن کا ہے اس روش کے حیطۂ امکان سے باہر ہے۔

قرآن کے قدیم مخطوطات پر ریڈیو کاربن کی آزمائش کا قوی اور مضبوط پہلو، ان قرآنوں کے نتائج کا نزدیک ہونا ہے جو خط شناسی کے لحاظ سے تقریبا ایک گروپ میں قرار پاتے ہیں۔مثلاً وہ آزمائش شدہ قرآن جن کے طرز خط کی گروپ Bla میں طبقہ بندی ہوئی ہے ،ان میں سے اکثر تقریبا ۶۰ سالہ مدت زمانی میں ۳۰ اور ۹۰ ہجری کے درمیانی برسوں میں قرار پاتے ہیں۔ لائیڈن کے مخطوط کے تعلق سے حاصل شدہ نتائج کچھ زیادہ احتمال کے ساتھ ۳۱ سے ۴۷ ہجری کے درمیان ،ٹوبینگن کا قرآن ۲۸ سے ۳۶ ہجری کے درمیان اور ویٹسٹائن ۲ کا قرآن ۴۱ سے ۹۵ ہجری کے درمیان کی نشان دہی کرتے تھے ہیں اور یہ اشارہ دیتے ہیں کہ سارے قرآن اس مدّت زمانی میں قرار پاتے ہیں۔

بالخصوص حجازی قرآنوں میں (پرت لیباٹری کے نتائج سے قطع نظر مانند لیون مصحف صنعاء کے ورق نمبر ۱۳ کے لئے) تقریباً، سارے نتائج ہجرت سے پہلے حدوداً ۵۰ برس کے عرصہ میں اندازے کے مطابق ۶۷۰ عیسوی یا ۵۰ ہجری تک قرار پاتے ہیں۔حاصل شدہ نتائج ، مخطوط Or.Fol.4313 کے لئے ہجرت سے پہلے ۱۷ اور ۳۱ ہجری کے درمیان کی تاریخ ، نسخہ بیر منگام کے لئے ہجرت سے پہلے ۵۵ اور ۲۴ ہجری کے درمیان کی تاریخ،آزمائشگاہ لیون میں مخطوط DAM 01 - 29.1 کے لئے ہجرت سے پہلے ۱۹ اور ۴۲ ہجری کے درمیان کی تاریخ ،ورق نمبر DAM 01 - 25-1 کے لئے ہجرت سے پہلے ۸۱ اور ۲۳ ہجری کے درمیان کی تاریخ کی نشان دہی کرتے ہیں۔اسی طرح نسخہ صنعاء کے مختلف اوراق کی مختلف لیبوں میں آزمائش کے نتائج تقریبا مندرجہ ذیل مدت زمانی کے اندر قرار پاتے ہیں۔چنانچہ زروخ لیباٹری میں ورق نمبر ۱۳ کے لئے ما قبل ہجرت تاریخ ۵۷ اور ۳۷ ہجری کے درمیان کی تاریخ کی نشان دہی کرتے ہیں۔آکسفورڈ کے ورق نمبر ۱۳ کے لئے ہجرت سے پہلے ۲۷ اور ۳۸ ہجری کے درمیان کی تاریخ کی نشان دہی کرتے ہیں۔آکسفورڈ کی لیباٹری میں اسٹینفورڈ کے ورق کے لئے ہجرت سے پہلے ۵۹ اور ۳۵ ہجری کے درمیان کی تاریخ کی نشان دہی کرتے ہیں ۔اسی طرح آریزونا لیباٹری میں سٹینفورڈ کے ورق کے لئے ہجرت سے پہلے ۴۷ اور ۵۰ ہجری کے درمیان کی تاریخ کی نشان دہی کرتے ہیں۔یہ تمام نتائج تقریبا انھیں مذکورہ مدت زمانی کے اندر قرار پاتے ہیں۔

فرانسوا ڈروچ کے خط شناسانہ مطالعات کی روشنی میں بھی خط حجازی میں مخطوطات کی عمر خط Bla میں مخطوطات کی عمر سے زیادہ قدیم قلمداد ہوئی ہے۔اور وہ قرآن جو خط کوفی کے دوسرے گروپ سے تعلق رکھتے

ہیں، جیسے گروپ Cوہ بھی گروپ Bکے قرآنوں سے زیادہ متأخر جانے گئے ہیں کہ ایک بار پھر کاربن ۱۴ کی آزمائش کے نتائج اس ترتیب کی تائید کرتے ہیں۔

حجازی رسم الخط سے تعلق رکھنے والے قرآنوں میں نتائج کی نزدیکی اوراسی طرح تقریبا فرانسواڈروچ کی پالیو گرافک دستہ بندی میں خط گروہBکے قرآنوں میں کاربن ۱۴کے سالیابی نتائج کی تقریبی شباہت،ایک دوسرے کو کاربن ۱۴ آزمائش اور پالیو گرافک کاوش کی دقّت نیز خط شناسانہ طبقہ بندی کی نشان دہی کر سکتے ہیں۔

فضل اور حاضنہ کے دو تاریخ دار قرآن میں بھی ریڈیو کاربن آزمائش کے ذریعے حاصل شدہ نتائج،تاریخ وقف سے زیادہ قدیم تر ہیں۔البتہ اس قدیمی تاریخ کی اس طرح توجیہ کی جا سکتی ہے کہ لیباٹری میں حاصل شدہ تاریخ اس جانور کے قتل کی تاریخ ہے جس کی کھال آلہ کتابت میں تبدیل ہو گئی ہے اور وہ قطعی طور پر ایک آمادہ شدہ نسخہ کی تاریخ وقف سے قدیم تر ہے۔ لیکن خاص بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ تاریخ قابل دفاع ہے لیکن اس کے باوجود بھی یقینی طور پر کسی مختصر مدّت زمانی تک نہیں پہونچا سکتی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ مصحف حاضنہ میں حاصل شدہ لیبی تاریخ باحتمال قوی۲۴۷اور۳۷۷ہجری کے درمیان کی ہے اور یہاں پر دو متغیر نامعلوم ہیں : اوّل یہ معلوم نہیں کہ جانور کے قتل کا سال جو ۱۳۱ سالہ مدت زمانی ہے وہ کون سا سال ہے اور دوّم یہ معلوم نہیں کہ قتل کے وقت سے اس کی کھال پر قرآن لکھے جانے تک کتنا زمانہ گزر چکا ہے؟

بنابراین، تاریخ گزاری کی یہ روش مخطوط کے قدیمی ہونے کی تائید یا تردید ہو سکتی ہے اور یہ چیز جعلی اور من گھڑت مخطوطات کی تشخیص اور اسلام کی ابتدائی صدیوں سے قدیم مخطوطات کے تعلق کو ثابت کرنے میں بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ لیکن قطع ویقین کا نہ ہونا، طویل مدت زمانی، درست اور روشن تاریخوں سے کامل ہم آہنگی کا فقدان اور جانور کے قتل اور اس کی کھال پر کتابت کے درمیان فاصلہ کے احتمال کا ہونا، ان تمام ضروری پہلووں کی وجہ سے اس روش سے استفادہ نہیں کیا جاسکتا ہے؛ کیونکہ قرآنی خطی نسخہ کی دقیق عمر معین کرنے کے لئے چند برس کا فاصلہ بھی کافی اہمیت رکھتا ہے۔ بعنوان مثال ایک قرآن کے عثمانی یا قبل عثمانی ہونے کی تشخیص کے لئے چند برس کا فاصلہ بھی اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ مصحف صنعاء کے بارے میں بہت زیادہ قدیمی تاریخیں اس کے عثمان سے ما قبل ہونے کی تائید میں کوئی مدد نہیں کر سکتی ہیں۔ایسی تاریخیں بیر منگام کے مصاحف، مصحف (DAM,01-25.1)، مصحف (DAM,01-29.1)کے لئے بھی ہاتھ آئی ہیں ۔ اس کے

باوجود بھی اس آزمائش کو مخطوطات کی تاریخ گزاری میں دوسرے وسائل اور ذرائع کے پہلو میں ایک مستحکم اور قوی ذریعہ جانا جا سکتا ہے کیونکہ اسلام کے ابتدائی صدیوں سے بہت سارے نسخوں کے انتساب کی اسی آزمائش سے تائید ہوتی ہے۔

حواشی

۱۔فریڈریش شوالی ایک جداگانہ تالیف میں ابوبکر کے ذریعے جمع قرآن کی گزارشات کو رد کرتا ہے اور جمع قرآن کی نسبت عثمان کی طرف دیتا ہے(Selwally. 321.325, 1995)

۲۔مکتب تجدید نظر طلب ۱۹۹۷ء میں قرآنی مطالعات (Quranic Studies)کے تعلق سے اور۱۹۷۸ء میں محیط گروہی (9The Sectarian Milieu) کے تعلق سے جان ونزبرو(john Wansbrough) کی دوکتاب منظر عام پر لا کر برپا ہوا اور ونزبرو کے انڈرو رپین (Andrew Rippin) ، پیٹریشا کرون (Patricia Crone)، جیرالڈ ہاوٹنگ (G R Hawting)اور مائیکل کوک (Michacl Cook) جیسے شاگردوں کی بدولت آگے بڑھا۔ان کے درمیان سے کوک اور کرون کتاب ہاجریسم (Hagarism) کو منظر عام پر لا کر ان مطالعات کو ایک نیا موڑ دینے میں کامیاب ہوسکے۔اس مکتب کا

محوری نقطۂ نظر، اسلام کی پیدائش اور نشو نما کے حوالے سے مسلمانوں کے ذریعے نقل شدہ گزارشات کے اعتبار کو مشکوک قرار دینا ہے۔(تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے.(de Blois,615, 2010)

۳۔اس مقالہ کے ترجمہ کے لئے ملاحظہ کیجئے * جمع وتدوین قرآن : شناختی روش کی جدید تبدیلیوں کی روشنی میں مغربی آراء و نظریات پر نظر رسانی * ترجمہ مرتضی کریمی نیا؛ہفت آسمان، سال ۸، ش ۳۲، موسم سرما ۱۳۵۸، ص ۱۵۵-۱۹۶۔

۴۔ کاربن ۱۴کے آسوتوپس اسٹراسٹوفیز میں تشکیل ہونے کے بعد اکسیجن کے ساتھ ترکیب ہو کر بصورت Co214فضا میں پھیل جاتے ہیں اور اقیانوس کے سطحی پانی کے ساتھ رد عمل ظاہر کرتے ہیں اور آبی جانوروں کی زندگی میں شامل ہوجاتے ہیں۔چنانچہ فوٹو سنتھیس اور گیاہوں کی ساخت میں وارد ہو کر گیاہوں یا ان حیوانات کے گوشت سے تغذیہ کرتے ہوئے جو گیاہوں سے تغذیہ کرتے ہیں آخر کار حیوانوں اور انسانوں کے بدن میں منتقل ہوجاتے ہیں اور کرۂ زمین میں موجود زندگی کی دوڑ میں شامل ہوجاتے ہیں۔

۵۔ نصف عمر یعنی وہ مدت زمانی جس میں رڈیو اکٹیو مادہ گھٹ کر مقدار اولی کا نصف ہو جاتا ہے۔

۶۔ ویلارد لیبائی نے سن ۱۹۴۶ء میں اس تھیوری کو ایک مقالہ میں شائع کیا۔اور سن ۱۹۶۰ء میں اس تاریخ گذاری روش کے لئے کمسٹری کا نوبل انعام دریافت کیا۔

۷۔مزید معلومات کے لئے ملاحظہ کیجئے

Batten,R,Bronk,C,Gillespie., R,Gowlett,,J,Hedges,R,& perry ,c,(1986) A Review of the operation of the oxford radiocarbon accelerator unit , radiocarbon 28 (2a) .177-185

Hedges r,e,m,law,l,a,bronk,c,r,and housely ,r,a, (1989) the oxford accelerator mass spectrometry facility technical developments in routine dating archaeometry ,31:99-113

۸۔ یا نمونہ کی عمر اس فارمولہ سے استفادہ کرتے ہوئے محاسبہ ہوتی ہے۔ N =Noe-x اور اس No فارمولہ میں، نمونہ میں موجود ایزوٹیوپ کی مقدار، موجود کی موت یا اس کے اضمحلال کے وقت زندہ ہے اور N ایزوٹیوب کے ایٹموں کی مقدار نمونہ میں ٹسٹ کی جاتی ہے۔

۹۔خطا اور غلطی سے مراد ایک متغیر کی مقدار واقعی اور اندازہ گیری شدہ مقدار کے درمیان فاصلہ۔

۱۰۔bp علم میں مقیاس زمانی،Before Present یعنی زمانہ حال سے پہلے ہے، کیونکہ زمانہ حال کو اوّل جنوری ۱۹۵۰ء سے شمار کرتے ہیں (ریڈیو کاربن کے ذریعے تاریخ گزاری کے اجراء ہونے کا سال)؛ یا Before Physics کا مخفف جو ایٹمی اسلحوں کی آزمائش کے شروع سال کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ اس کے بعد کاربن ۱۴ ایزوٹوپ کی نسبت فضا میں تبدیل ہوئی۔

۱۱۔ نار ملتقسیم کا چارٹ، تقسیم طبیعی ہو یا گاؤسی؛ شماریات اور امکانات کی رو سے ایک اہم ترین مسلسل احتمالی تقسیمات میں سے ایک ہے اور اس امکان کی نشان دہی کرتی ہے اور متغیر کے ایک مخصوص حد میں قرار پانے کے احتمال کو بیان کرتی ہے۔

۱۲۔آکسل پروگرام کے تحت تاشقند ورژن کے ریڈیو کاربن ڈیٹنگ میں لیباٹری ڈیٹا کو کیلیبریٹ کرکے یہ نتائج INTCAL13 انشانکن ڈایاگرام کے ساتھ حاصل کئے گئے ہیں، جن کی وضاحت اگلے حصے میں کی جائے گی۱/ ۹۴ فیصد احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۷۶۸ تا ۹۹۳ عیسوی (یعنی تقریباً ۲۲۵ برس کا عرصہ) اور ۱/ ۳ فیصد احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۷۲۶ تا ۷۳۸ عیسوی۔ یہ تاریخ مقالۂ افیم رضوان میں ہوئے نتائج سے نزدیک ہے۔اس کے بعد بھی طویل مدت زمانی سے متعلق مشکل کا خاتمہ نہیں ہوا ہے اور کماکان باقی ہے۔

۱۳۔http://corpuscoranicum.de/handschriftan/index/sure/71/vers/10/handschrift/366

۱۴۔http://www.corpuscoranicum.de/handschriften/index/sure/14/vers/9?handschrift=453

۱۵۔ مصحف کے ۲۹ صفحات جن کا نمبر شمار قاف ۴۷ ہے مصر میں دارالکتب المصریہ میں رکھے گئے ہیں اور اس کے سات اوراق جرمنی میں ہیں۔

۱۶۔یہ مخطوط ۷۷ اوراق پر مشتمل ہے۔یہ اوراق سورہ اسراء کی ۳۵ ویں آیت سے لے کر سورہ یسین کی ۵۷ ویں آیت پر مشتمل ہیں۔اس ورژن تک رسائی یونیورسٹی آف ٹوبنگن کی ڈیجیٹل لائبریری کے ذریعے امکان پذیر ہے۔

http://uni.tuebinglit.de./diglit/MaV1165

۱۷۔کاربن ۱۴ کی یہ آزمائش، کورانیکا انسٹی ٹیوٹ کے منصوبہ بند ٹسٹوں کی سیریز کے ایک مجموعہ کے میں کورپوس کورانیکوم موسّسہ کے زیر اہتمام زوریخ کی ایک لیباٹری میں (Ion Beam Physics labotory ETH Zurich) انجام پائی۔آگے چل کر بعض اخبارات میں شائع ہوا کہ امام علی علیہ السلام کے ہاتھ کے لکھے ہوئے قدیم ترین قرآن کی تاریخ گزاری ٹوبنگن یونیورسٹی میں ہوئی، جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۱۸۔قرآن صنعاء Inv.20.33.1 اپنی فوق العادہ تذہیب کی وجہ سے توجہ کا مرکز رہا ہے۔

۱۹۔اس حوالے سے بیشمار تحقیقات ہوئی ہیں جو ابھی ناتمام ہیں۔ذیل میں اس کے کچھ موارد کی طرف اشارہ کیا جا سکتا ہے:

R Gillespie , REM Hedges . 1983. Sample chemistry for the Oxford high energy mass spectrometer. Radiocarbon 25(2);771-4.

C Bronk Ramsey, T Higham , P Leach. 2004b.Towards high-precision AMS; progress and Limitations. Radiocarbon46(1);17-24

R Gillespie,REM Hedges.1984.Laboratory contamination in radiocarbon AMS. Nuclear Instruments and Methods in physics Research B5(2) : 294-6

C Bronk Ramsey ,T higham ,A Bowles REM HEDGES ,2004A . IMPROVMENTS TO THE PRETEATMENT OF BONE AT OXFROD RADIOCARBON 46(1):155-63

F BRUHN ,A DUHR ,PN GROOTEES ,A MINTROP , M-J NADEAU .2001 .CHEMAICAL REMOVAL OF CONVERSATION OF SUBSTANCES BY'S SOXLET—TYPE EXTRAXTION ,RADIOCARBON 43(2A) : 229-37

Brock ,F, Higham ,T, ,Ditchfield, p & Ramsey ,C .(2010) . Current Preteatment Methods for AMS Radiocarbon dating at the oxford Radiocarbon accelerator unit (orau) . Radiocarbon 52(1)103-112

REM hedges GJ van Klinken .1992 a review of current approaches in the pretreatment of bone for radiocarbon dating by ams radiocarbon 34(3) 279-91.

۲۰۔ ان کاوشوں کا ایک نمونہ ملاحظہ کیجئے:

Brock Fiona (2013) . Radiocarbon dating of historical parchments . radiocarbon ,55 pp 353-363

۲۱۔ کالیبراسیون {انشائکن} یعنی مشین کے ذریعے قرائت شدہ مقادیر کی صحت کے تعلق سے اطمینان حاصل کرنے کے لیئے وسیلہ اندازہ گیری کی دقّت کا تعین، تاکہ آلہ کی درست ریڈینگ کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ کام عام طور پر ڈیوائس کے ذریعے ناپنے والے پیرامیٹرس کو ٹریس ایبل پیائش کے معیارات کا حوالہ دے کر کیا جاتا ہے۔

22. Reimer ,p,. Baillie ,m,. Bard,E,Bayliss , A ,,. Beck ,,J, Blackwell ,p,.. . Weyhenmeyer,.C (20004) intcal04 Terrertrial Radiocarbon , Age Calibration, 0-26 Cal Kyr BP(2004) Radiocarbon, 46(3) 1029-1058

23.Reimer, P, Baillie, M. Bard. E..Bayliss, A,, Beck, j, Bllackwell, P.,…..Weyhenmeyer,,C2009)

IntCal09 and Marine09 Radiocarbon Age Calibration Curves.0-50.000 Years cal BP Radiocarbon ,51(4).1111-1150.

24.Reimer,P,,Bard, E..Bayliss,A,,Back.J,,Balckwell,P,,Ramsey,C.,..van Der Plicht,J,(2013).Selection and Treatment of Data for Radiocarbon: An Update to the International Calibration(IntCal)Criteria. Radiocabon, 55(4),1923-1945

25.Niklaus, T,,Bonani, G.,Simonius, M..Suter, M,&wolfli,, w,(1992).CalibETH:An Interactive Computer Program for the Calibration of Radiocarban Dates Radiocarban34930.483-498

۲۶۔ یہ پروگرام کورپوس کورانیکوم پروجیکٹ میں استفادہ ہوتا ہے۔

27.Bronk Ramsey C .1994 Analysis of chronological and radiocarbon calibration:The program OXCal.Archaeological Computing Newsletter 41:11-6.

28.Bronk Ramsey,C ,,(2001), Development of the Radiocarban Calibration Program Radiocarban,43(2A),355-363.

۲۹۔ چونکہ پیپرس میں بھی پوست (کھال) کی طرح ارگانیک کی نشو و نما ہوتی ہے اس لئے وہ بھی کاربن ۱۴ کی آزمائش کے تحت آسکتا ہے۔

30.Rasmussen, K,, van der Plicht ,j ,,Cryer, F,,Doudna. G,,Cross, F,& Strugnell, j, (2001) The Effects of Possible Contamination on the Radiocarban Dating of the Dead Sea Scrolls 1:Castor Oil,Radiocarban,43(1), 127-132.

31.Adler.Jakob Gerog Christian Faksimlia Kufischer Koranhandschriften Der Kg 1,Bibliothek in Kopenhagen mit ciner Untersuchting iiber die arabischen Schriftetwicklung Kopenhagen 1780

32.M ,Amari, Bibliographie primitive du Coran,ed,by.H. Derenbourg ,in Centenario della nascita

di Michele Amari,I,1910

33. N Abbott,The Rise of The North Arabic Script And 1 st Kuranic Development,With A full Description of the Kuran Manuscripts in the Oriental institute,1939 University of Chicago Press

34.Deroche, Francois. The Abbasid Tradition :Qurans of 8th to10th Centuries AD(Nasser D Khalili Collection of Islamic Art),Londan/Oxford,1992.

۳۵۔ منجملہ ملاحظہ کیجئے:

George ,A. The Aise Oa Islamic Calligraphy ,2010, Saqi Books; London . awr

Blair , Sheila a. Islamic Callig raphy . Edinburgh; E din burgh Uniwarsity press 2006

نمونہ کے لئے ملاحظہ کیجئے: ہالڈن ،ڈنکن ؛ صحافی اور اسلامی مجلدات ،ترجمہ ہوش آذر آذر نوش ، تہران ، سروش ،۱۳۶۶؛ مائل ہروی، نجیب ،اسلامی تمدن میں کتاب آرائی ، خوشنویسی ، مرکب سازی ،کاغذ گری ،تذہیب و تجلید کے شعبے میں رسائل کا مجموعہ بضمیمہ فرہنگ الفاظ نظام کتاب آرائی؛ مشہد ،آستان قدس رضوی ،بنیاد تحقیقات اسلامی ،۱۳۷۱اور

F. Deroche, Islamic Codicologi, an Introduction to the Study of Manuscripts in Arabic Script ,Al—Furqan Islamic Heritage Foundation , London,2005.

۳۷۔فرانسوادروش کی خط شناسانہ طبقہ بندی کی بنیاد پر خط کی نوعیت اس جدول میں آئی ہے۔

۳۸۔لیکن یہ احتمال دو حصوں میں تقسیم ہوا ہے، یعنی دو احتمالی مدت زمانی جو ایک دوسرے سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں؛ ایک ۴۲ سالہ مدت زمانی بہت زیادہ احتمال کے ساتھ ہے یعنی ۸۹/۳ فیصد احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۶۵۲ تا ۶۹۴، اور دوسری احتمالی مدت زمانی ۱۶ سالہ مدت ہے، جو ۷۴۷ اور ۷۶۳ عیسوی کی درمیانی مدّت پر محیط ہے۔اور مدّت زمانی ۱/۶ % احتمال کی رو سے ہے۔

(http//nieuws,Leidenuniv ,nl/nieuws-2014/Leidse—Koranfragmenten-ruim—een eeuw-(onder—dan gedacht html)

۳۹۔یہ مخطوط حقیقت میں (فرانسوادروش کی خط شناسانہ طبقہ بندی میں) بخط bth کھال کے اوپر لکھے ہوئے مصحف کا ایک حصہ ہے جس کے ۵۶ اوراق بشمارہ Arabe 331 فرانس کی قومی لائبریری میں رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن اسی مجموعے کے دو ورق لائڈن یونیورسٹی کو فروخت کئے گئے ہیں اور اس وقت تحت شمارہ Or. 14.545 وہیں موجود ہیں۔لائڈن میں موجود ورق کے اوپر کاربن ۱۴ کی آزمائش زوریخ کی ایک لائبریری میں انجام پائی ہے۔

40-http//corpuscoranicum. De/ handschriften/ index/sure/71 vers/10/handschrift/366

۴۱۔مخطوط نمبر OR .8264 پاپروس پر لکھے ہوئے قرآن کے قدیم نسخوں میں سے ایک ہے۔

۴۲۔یعنی اس مصحف کو کاربن ۱۴ کی آزمائش کے مطابق ۹۵ فیصد احتمال کے ساتھ مابین سالہائے ۱۴۱ تا ۱۴۷ میں ہونا چاہئے۔

۴۳۔یعنی ۹۵ فیصد احتمال کے ساتھ یہ قرآن مابین سالہائے ۴۹ تا ۱۵۱ وجود میں آیا ہے۔

http://WWW .corpuscoranicum.de /handschriften/index/14/vers/9?handschrift

۴۴۔خط کوفی میں ایک نسخہ ہے جو برلین جرمن کی قومی لائبریری میں محفوظ ہے۔

۴۵۔خط حجازی میں ۳۶ اوراق پر مشتمل ایک خطی قرآن ہے جس کے ۲۹ اوراق بشمارۂ قاف ۴۷ مصر میں دار الکتب المصریہ میں اور ۷ اوراق برلین جرمن کے قومی کتب خانہ میں بشمارۂ Ms, Or,Fol محفوظ ہیں۔اس نسخہ کی تصاویر کو برلین جرمن کی قومی لائبریری کی سائٹ پر مشاہدہ کیا جاسکتا ہے:

http://digital.staatsbibliothek-berlin.de/Werkkansicht/?PPN644463252&PHYSID-PHYS-0001

۴۶۔یہ نتائج کیلیبریشن کی بنیاد پر جدید نمودار INTCAL13 کے ہمراہ ہے۔

۴۷۔ یہ نتائج اس مخطوط کے ریڈیو کاربن کی قدامت کی تعیین میں لیباٹری ڈیٹا کو کیلیبر کرنے کا نتیجہ ہیں اور یہ کام oxcal پروگرام کے تحت اور IntCal13 کیلیبریشن نمودار کی بنیاد پر انجام پایا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ نتائج بحد امکان یکدست ہو جائیں اور ان کے موازنہ کا کام آسان تر ہو جائے۔

۴۸۔ ایسا لگتا ہے فرانسوا دروش نے غلطی سے اس تاریخ کو صنعاء کے مشہور پالیمسسٹ یعنی نسخہ نمبر 1-27-01 سے منسوب کر دیا ہے۔(Deroche, 13, 2014)

۴۹۔ خط حجازی میں ایک مصحف ہے جس کے آج صرف ۱۲۹ اوراق باقی بچے ہیں۔

۵۰۔ اس ورق پر آزمائش کے نتائج بیر منگام یونیورسٹی کی سائٹ پر شائع ہوئے ہیں:

https://www.birmingham.ac.uk/news/latest/2015/07/quran-manuscript-22-07-15.aspx لیکن اس آزمائش کی جزئی اطلاعات رسمی طور پر شائع نہیں ہوئی ہیں۔ مسٹر بہنام صادقی کے لطف سے اس آزمائش کے کیلیبریشن نمودار تک رسائی ملی ہے لیکن ان اطلاعات کا سرچشمہ کیا ہے یہ دقیق مشخص نہیں ہے۔

۵۱۔ خط حجازی میں ایک مصحف کے دو اوراق جن کا نمبر Islamic Arabic1572 ہے اور بیر منگام یونیورسٹی کے کادبوری تحقیقاتی کتاب خانہ میں محفوظ ہیں جو قرآن بیر منگام کے نام سے مشہور ہیں۔ دوسرے ۱۶ اوراق جو اسی قرآن سے متعلق ہیں فرانس کی قومی لائبریری میں 328c نمبر کے تحت ۷۱ سے ۸۶ اوراق تک رکھے ہوئے ہیں اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان اوراق پر کاربن ۱۴ کی آزمائش نہیں ہوئی ہے، البتہ اس لائبریری کی تفصیلی فہرست میں بھی اس کی کوئی تاریخ ذکر نہیں ہوئی ہے اور صرف حجازی قرآنوں کے زمرے میں اس کی دستہ بندی کی گئی ہے۔(Deroche, 1983m60-61)۔ دو دوسرے اوراق بھی قطر دوحہ میں اسلامی آرٹ کے میوزیم میں محفوظ ہیں جن کا نمبر Ms 67 ہے۔

۵۲۔ ایک مصحف ۱۰/۵ ۱۶ * سینٹی میٹر کے ابعاد میں کہ ہر صفحہ ۶ سطر پر مشتمل ہے۔ اس مصحف کا خط فرانسوا دروش کی دستہ بندی میں خط D.III ہے۔ احتمالاً یہ قرآن تیس جلدوں پر مشتمل تھا کہ آج اس کے سیکڑوں اوراق شہر قیروان کے مغرب میں رقادہ میں اسلامی آرٹ کے قومی میوزیم میں R64a نمبر کے تحت محفوظ ہیں۔ اس مصحف کے چار دوسرے اوراق پیریس فرانس کے قومی میوزیم میں (۱۸ سے لے کر ۲۱ تک) Arabe 5178 m نمبر کے تحت محفوظ ہیں۔

۵۳۔ یہ نسخہ امیر بادیس الزیری کی دایہ کی سفارش پر لکھا گیا اور اس پر سونے کا پانی چڑھانے کے بعد قیروان کی مسجد اعظم کو وقف کر دیا گیا، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ مصحف حاضنہ یا دایہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس قرآن کے اوراق آجکل رقادہ کے اسلامی آرٹ کے قومی میوزیم، قیروان کے اسلامی آرٹ کے میوزیم، تیونس کے باردو قومی میوزیم اور نیویارک میں میٹروپولیٹن آرٹ میوزیم میں

رکھے گئے ہیں۔اسی طرح اس کے کچھ اوراق لندن میں خلیلی کے مجموعہ کتب، کوپن ہیگن میں داود خلیلی کے مجموعہ کتب اور ہوسٹم امریکہ اور ریاض کے شخصی مجموعات میں پائے جاتے ہیں۔

۵۴۔پالیمپسٹ یا پالیمسٹ (palimpsest) لاطینی" لفظ Palimpsestus " ہے اس کا مطلب ہے مخطوط (مصحف ، طومار) کے کسی ورق پر موجود تحریر کو دوبارہ مٹانا اور صاف کر دینا اور دوبارہ لکھنا۔پالیمسٹ متعدد تہوں پر مشتمل ہو سکتا ہے اور متن کو مٹانے کا عمل پھر اس پر دوبارہ لکھنا ایسا کئی مرتبہ ہو سکتا ہے۔بہت سارے پالیمسسٹوں میں تہہ یا نچلی تہیں ابھی بھی قابل قرائت ہیں۔

۵۵۔اس مخطوط کا دوسرے مخطوطات کی ایک بہت بڑی تعداد کے ساتھ ۱۹۵۹ عیسوی میں صنعاء کی مسجد اعظم میں انکشاف ہوا ہے۔

۵۶۔یہ قرآنی نسخۂ خطی ۱۹۸۵ عیسوی میں کتاب مصاحف صنعاء کی اشاعت کے ساتھ عام لوگوں کے علم میں آیا

۵۷۔ان ۴۰ اوراق کی اوپری تہ ۲۰۰۴ عیسوی میں یمن میں "المخطوطات القرآنیہ فی صنعاء منذ القرن الاول الہجری" کے عنوان سے مس رزان غسان حمدون کی پی ایچ ڈی کی بحث کا موضوع تھی۔

۵۸۔پاک شدہ نوشتہ کی سیاہی کا باقیماندہ حصہ اس میں موجود فلزی عناصر کی وجہ سے مرور زمانہ کے ساتھ شیمیائی فعل وانفعال سے دوچار ہونے کی وجہ سے تغییر رنگ کا موجب ہوا اور اسی وجہ سے براؤن رنگ یا تھوڑے خاکستری رنگ کی صورت میں نیچے لکھی ہوئی تحریر دوبارہ نمایاں اور ظاہر ہوئی۔پاک شدہ نچلی تہہ کے متن کا پڑھنا پالیمسسٹوں میں ایک دشوار کام ہے لیکن ان اوراق کی الٹراوایلیٹ تصویر برداری کے استعمال نے اس کام کو کچھ آسان کر دیا ہے۔

۵۹۔ورق اسٹفن فورڈ ۲۰۰۷ء مصحف صنعاء ا کے ان چار گمشدہ اوراق میں سے ایک ہے جو یمن کے باہر فروخت ہوتا ہے۔اس ورق کی پہلے ۱۹۹۳ عیسوی میں سٹبیز لندن میں نیلامی ہوئی تھی۔اسی وجہ سے یہ ورق سٹبیز ۱۹۹۳ء اور اسٹفن فورڈ ۲۰۰۷ء ان دو ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔

۶۰۔یہ رپورٹس بہنام صادقی کی فراہم کردہ ہیں جو ابھی رسمی طور پر منظر عام پر نہیں آئی ہیں۔

61.Centre de Datationpar le Radiocarbone de lyon.

۶۲۔۲۰۰۷ء میں الٹراوایلیٹ فوٹو گرافی دار المخطوطات DAM 01- 27 .1 کے ایک نسخہ کے اوراق پر مسیحی ربن اور سرجیو نو یا نوسڈا نے کی ہے۔

صادقی اور گودرزی سے پہلے الزبتھ پوین [گرد پوین کی بیوی] نے بھی مصحف صنعاء کے متن زیرین کے حوالے سے تین مقالے ۲۰۰۹،۲۰۰۸ اور ۲۰۱۰ عیسوی میں شائع کئے ہیں۔

Elisabeth Puin " Ein fruher Koranpalimpsest aus san a (Dam 01-27-1), in Schlaglichter : die beiden ersten islamischen Jahrhunderte , ed. Markus Grob et al. (Berlin: Hans Schiler , 2008), 461-93: Elisabeth Puin " Ein fruher Koranpalimpsest aus san a (DAM 01-27-1). Tell ii in vom Koran zum Islam ed. Markus grob et al. (berlin : hans schiler,2009) 523-81: Elisabeth Puin EIN fruher Koranpalimpsest aus san a (dam ,01-27.1) tell iii ein nich utmanischer Koran in die Entsehung Einer weltreligion i: VON der koranischen Bewegung zum fruhislam ed. Markus grob et al .(berlin :hans schiler ,2010).233-305.

۶۴۔ علیٰ کے املاء کی شکل کاایک مورد الف مقصورہ کی جگہ آخر میں ایک الف ہے[علا]۔

۶۵۔اس مقام پر متن میں اس طرح مذکور ہواہے: " انّما ھو انا اللہ " اس بات کا امکان ہے کہ کاتب عبارت" انّما انا اللہ" لکھنا چاہتا تھا لیکن غلطی سے عبارت میں کلمہ "ھو" کا اضافہ کردیا۔

۶۶۔آیت کی کتابت اس طرح ہوئی ہے:" قل للمؤمنات...من ابصارھم " یہاں پر مؤمنات کے لئے ضمیر" ھم "کا استعمال غلط ہوا ہے۔

۶۷۔ لفظ استضعفوا میں حرف ضاد اور حرف عین پس و پیش کتابت ہوئے ہیں۔

کتابنامہ

حجتی، محمد باقر، (۱۳۸۷ش)، قرآن کریم کی تاریخ پر ایک تحقیق، تہران، دفتر نشر فرہنگ اسلامی

خوئی، سید ابوالقاسم، (۱۳۷۶ش)، البیان فی تفسیر القرآن، تحقیق: السید جعفر الحسینی، قم، دار الثقلین

فرانسوا دروش، قرآن ہائے عصر اموی، (۱۳۹۴ش)، ترجمہ مرتضی کریمی نیا اور آلاء وحید نیا، تہران، انتشارات ہرمس

فرانسوا دوبلو، اسلام در بستر عربی آن، ترجمہ آلاء وحید نیا، آئینہ تحقیق، دورۂ ۲۵، سرما ۱۳۹۳

ہارالڈ موتسکی، جمع وتدوین قرآن، بازنگری دیدگاہ ہائے جدید در پرتو تحولات جدید روش شناختی، ترجمہ مرتضی کریمی نیا، ہفت آسمان، سال ہشتم، ش ۳۲، سرما ۱۳۸۵، ص ۱۵۵ تا ۱۹۶

مائل ہروی، نجیب، کتاب آرائی در تمدن اسلامی، مجموعۂ رسائل در زمینۂ خوشنویسی، مرکّب سازی، کاغذ گری، تذہیب وتجلید بہ انضمام فرہنگ واژگان نظام کتاب آرائی، مشہد، آستان قدس رضوی، بنیاد تحقیقات اسلامی، ۱۳۷۱

ہالڈن، دانکن؛ صحافی و جلد ہائے اسلامی، ترجمہ ہوش آذر نوش، تہران، سروش، ۱۳۶۶

Abbott,N,(1939) the rise of the north Arabic script and its kur anic development , with a full description of the kur' an manuscripts in the oriental institute , university of Chicago press

Amari,M,. (1910) Bibliographie Primitive du Coran , ed , by, H, Derenbourg , in Centenario della nascitadi Michele Amari ,I, Palermo ,

Batten ,R,Bronk , C,Gillespie ,R,. Gowlett, J, Hedges ,R ,& perry ,c, (1986) . A Review of the operation of the oxford radiocarbon accelerator unit radiocarbon 28(2a) 177-185

Bergmann, u, & Sadeghi , B,(2010) the codex of a companion of the prophet and the qur'an of the prophet , Arabica volume 57 number 4 pp . 348-354.

Bothmer,H-C.G.Von, ohling , K-H& G-R.Puin (1999) " neue wege der koranforschung" magazine Forschung (univesitat des saarlandes) no , I

Blair , Sheila s (2006) Islamic Calligraphy . Edinburgh : Edinburgh university press .

Brock , Fiona (2013) Radiocarbon dating of historical parchments . radiocarbon ,55, pp 353-363.

Brock ,F, Higham,T, Ditchfield, p,. & Ramsey ,C, (2010) Current Preteatmant methods for ams radiocarbon dating at the oxford radiocarbon accelerator unit (orau) , radiocarbon 52(1)103-112

Brock Ramsey , C,... T ., Bowles , A, REM hedges ,(2004)a, improvement to the pretreatment of bone at oxford .radiocarbon 46(1):155-63

Brock Ramsey C , (1994) Analysis of chronological information and radiocarbon calibration the program oxford archaeological computing newsletter 41:11-6

Brock Ramsey , C, (2001) . Development of the radiocarbon calibration program . radiocarbon 43(2a),355-363

Bonani , G , LVY , S , wolfle , w,. broshi , m,. carmi, I,. & Strugnell ,J,. (1992) Radiocarbon dating of fourteen dead sea scrolls . radiocarbon .34(3)843-849

Bowman Sheridan (1995){1990} .radiocarbon dating .London :British museum press

Bruhn ,F, Duhr,. A,. Grootes PN. Mintrop ,. A ,. Nadeau M-J.2001. Chemical removal of conversation of substances by soxhlet' type extraction . radiocarbon 43(2a) 229-37

Burton, John , (1997) the collection of the qur'an Cambridge : Cambridge university press .

Casanova , paul . mohammed et ia fin du monde : etude critique sur I' Islam primitif, paris: p geuthner , 1911 -1924

De blois , Francois (2010) Islam in its Arabian context , the qur'an in context , historical and literary investigation into the qur'anic milieu ed. Angelika Neuwirth., Nicolai Sinai Michael marx brill lieden , boston

De premare , Alfred Louis (2002) les foundations de I' Islam . entre ecriture et histoire (Islam's foundations . between scripture and history) seuil, paris .

Deroche , Francois (1983) , catalogue des Manuscrits arabes: deuxieme partie : Manuscrits Musulmans- tome I, I : les manuscrits du Coran : aux Origines de la Calligraphie Coranique , Bibliotheque Nationale : paris

Dereoche , francois (1992) . the Abbasid tradition : qur'ans of the 8th to 10th centuries AD (Nasser D.Khalili collection of Islamic art) London / oxford .

(Deroche francois (1999)" Note Sur les fragments coraniques Anciens de katta Langar ouzbekistan) , Cahiers D' Asie central , volume 7,pp.65-73

Deroche francois (2003)Manuscripts of the Qur'an" in J.D.McAuliffe (Gen. ed.) Encyclopaedia of the Qur'an volume three (J-O)

Deroche francois (2005) Islamic Codiology , an introduction to the study of manuscripts in Arabic script al Furqan Islamic Heritage Foundation ,London

(Leiden Deroche francois (2014) Qur'ans of the Umayyads, A First Overview ,Leiden Brill studies in Islam and society)

Dutton Yasin (2007) an Umayyad Fragment of the Qur'an and its dating , Journal of Qur'an anic studies volume 9,no 2,pp.57-58

Fedeli, A.(2007) Early Evidences of Variant Readings in Qur'anic Manuscripts " in die dunklen antange : neue Forschungen Zur E ntstehung und fruhen Geschichte des Islam K-H.Ohlig and G-R puin , Berlin pp.293-316

Fedeli, Alba (2010) the kufic collection of the Prussian consul wetzstein : the 1100 leaves of the universitatsbibliothek in tubingen and their importance for Palaeography and Qur'anic Criticism , in R.M.Kerr& T. Milo (Eds) writing and writing from another world and another era : investigation in Islamic text and sript in honour of DR Januarius Justus witkam , Cambridge : Archetype

Gillespie , R, hedges REM,(1983) . Sample chemistry for the oxford high energy mass spectrometer radiocarbon 25(2)771-4

Gillespie ,R,,. Hedges REM 1984. Laboratory contamination in radiocarbon AMS . Nuclear Instrument and methods in physics Research b 5(2) 294-6

George , Alain (2009) Calligraphy ,Colour and light in the blue Qur'an Journal of QUR'ANic studies volume 1 1 issue , 1 . page 75-125

George Alain (2010) the rise of Islamic calligraphy saqi books : London

(George alain (2015) Coloured dots and the question of regional origins in early Qur'an part ii , journal of Qur'anic studies , volume 17, issue 2,pp.75-102

Godwin.H. (1962). Half- life of radiocarbon . nature 195

Gottschalk .H.L.(ED) (1984) Catalogue of the Mingana collection of Manuscripts : now in the possession of the trustees of the Woodbrooke, settlement selly oak , Birmingham and preserved at the selly oak college library volume iv— Islamic Arabic Manuscripts the selly oaks colleges library : Birmingham .

Goudarzi , Mohsen (2012) . And Sadeghi,. Behnam , san a I and the origins of the Qur'an , der Islam : zeitschrift fur geschichte und kultur des Islamischen orients 87i-ii pp 1-129

Grohmann, A. (1958), The Problem Of Dating Early , Der Islam ,Volume 33, Number 3.p 222,.

Gruendler, B. (1993) The Development Of The Arabic Scripts : from the Nabatean Era To The First Islamic Cuntury According To Dated Texls , Harvard Semitic Series No.43 Scholars Press Atlanta (G A)

Guilderson , Tom P., Reimer , paula J., Brown. Tom A., (2005). The Boon and Bane of Radiocarbon Dating .Science 307(5708),pp,362-364

Hedges, R, E, M.. Law, I, A,.Bronk, C, R, and Housley, R. A.(1989) The Oxford aaccelerator Mass Spectrometry Facility: Technical Developments In Routine Dating .Arehaeometry,31:00-113

Hedges REM.,Klinken ,GJ van.,(1992). A revew of current approaches in the pretreatment of bone for radiocarbon dating by AMS. Radiocarban 34(3):279-91.

Jull. A., Donahue. D., Broshi, M.,&. Tov .E.(1995) Radiocarban Dating of Serolls and Linen Fragments from the Judean Desert. Radiocarban. 37(1)11-19

Libby, W .F. (1946). Atmosphene Helium Three and Radiocarban from Cosmic Radition Physical Review 69 Issue 11-12